

ندائے خلافت

22

لہجہ ہفت روزہ

تبلیغ اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام



سلسل اشاعت کا
31 وائے سال

تنظیم اسلامی کا ترجمان

7 تا 13 ذوالقعدہ 1443ھ / 7 تا 13 جون 2022ء

سب سے بڑی کامیابی

"حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے خریدی ہیں مسلمانوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال اس قیمت پر کہ ان کے لیے جنت ہے۔ وہ لاتے ہیں اللہ کی راہ میں، پھر قتل کرتے بھی ہیں اور قتل ہوتے بھی ہیں۔ یہ وعدہ ہو چکا اللہ کے ذمہ پر سچا توراتِ انجیل اور قرآن میں اور کوئی ہے جو اپنے وعدے کا پورا کرنے والا ہو اللہ سے بڑھ کر؟ پس خوشیاں مناؤ اپنے اس سودے پر جو تم نے اس سے کیا ہے اور یہی ہے بڑی کامیابی۔" (التورات: 111)

یہ آیت قرآن مجید کی اہم ترین آیات میں سے ایک ہے بخشی سے آج ہماری زندگیوں میں اس آیت کی وہ اہمیت نہیں رہی جو صحابہ کرام عزیزوں کی زندگیوں میں اس کو حاصل تھی۔ یہ آیت یہیں بتاتی ہے کہ مومن اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ایک خرید و فروخت کا معاملہ ہوتا ہے۔ ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص اپنے آپ کو اپنی صلاحیتوں اور اوقات کو اپنے وسائل اور اموال کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں کھپادیے کے لیے آمادہ ہے اور ان تمام قربانیوں کے عوض اس سے موت کے بعد کی زندگی میں جنت کا وعدہ کیا جاتا ہے۔ یہ وہ سودا ہے جو مومن اور اللہ تعالیٰ کے مابین انجام پاتا ہے۔ اس سودے کے نتیجے میں اب ایمان اللہ کے راستے میں جنگ کرتے ہیں تاکہ اللہ کے دین کا بول بالا ہو۔ اس جنگ میں وہ اللہ کے دشمنوں کو بھی قتل کرتے ہیں اور خوبی قتل ہوتے ہیں۔

..... یہ وعدہ اللہ نے کیا ہے اور وہ لا زما اسے پورا کرے گا۔ اس نے یہ وعدہ تین مرتبہ کیا ہے، تورات میں، انجیل میں اور پھر قرآن مجید میں۔ اور اللہ سے زیادہ اپنے قول کا سچا اور وعدے کا پورا کرنے والا اور کوئی ہو سکتا ہے؟ لہذا اس سودے پر جو تم نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیا ہے خوشیاں مناؤ۔ تم سے جو کچھ قربان کرنے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے وہ نہایت خیر شے ہے اور جس کا وعدہ کیا جا رہا ہے وہ ابدی راحت ہے۔ یہی سب سے بڑی کامیابی ہے جو کسی انسان کو حاصل ہو سکتی ہے۔

(محترم ذاکر اسرار احمد کی تحریر "اسلامی نظم جماعت میں بیعت کی اہمیت" سے اقتباس)

اس شمارے میں

اللہ اور اُس کے رسول ﷺ سے جنگ

طاغوتوں کی غلامی سے نجات مگر کیسے؟

سودا یک کالاکھوں کے لیے

مرگِ خاموشی

سیدہ اُم کجھ انصاریہ

حیقی آزاد مارچ کا ڈر اپ سین



حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فرعون کا دعوٹ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سُورَةُ الشِّعْرَاءِ

آیات: 15 تا 8

قالَ كَلَّا فَإِذْ هَبَأْ يَا يَتِينَا إِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَيْعُونَ ۝ فَاتَّيَا فِرْعَوْنَ قَوْلَةً إِنَّا
رَأَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ أَنْ أَمْرِ سُلْ مَعْنَابَنِي إِسْرَآءِيلَ ۝ قَالَ أَلَمْ
نُرِبِّكَ فِينَا وَلِيَدَا وَلِيُثْتَ فِينَا مِنْ عُمْرِكَ سِنِينَ ۝

آیت: ۱۵) **فَالْكَلَّا فَإِذْهَبَا إِلَيْتُنَا إِنَّا مَعْكُمْ مُسْتَمِعُونَ** ۝ ”اللہ نے فرمایا: ہرگز نہیں! تو تم دونوں جاؤ ہماری نشانیوں کے ساتھ، ہم یقیناً تمہارے ساتھ ہیں، سب سنے والے ہیں۔“

آیت: ۱۶ ﴿فَأَتَيْنَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلًا إِنَّا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴾۲﴾ ”تو تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ ہم رسول ہیں رب العالمین کے۔“

آیت ۷۱: «أَنْ أُرِسِّلُ مَعَنَا يَقِنَّ اسْرَارَ آئِيْلَ» (۱۵) «كہ ہنچ دو ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو۔» کہ اس قسم بنی اسرائیل کو میزدھنگ نہ کرو اور انہیں آزاد کر کے ہمارے ساتھ جانے کی اجازت دے دو۔

آیت: ۱۸ ﴿قَالَ آلَمْ نُرِبِّكَ فِينَا وَلِيَدًا وَأَلْبَثْتَ فِينَا مِنْ عُمُرٍكَ سِنِينِ۝﴾ ”فرعون نے کہا کہ کیا ہم نے تمہیں چھوٹے ہوتے اینے ہاں بالا نہیں تھا؟ اور تم نے اپنی زندگی کے کئی سال ہمارے ہاں گزارے ہیں۔“

یہ قرآن مجید کا خاص اسلوب ہے کہ کوئی واقعہ بیان کرتے ہوئے اس کی غیر ضروری تفاصیل چھوڑ دی جاتی ہیں۔ چنانچہ یہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مصر پہنچنے اور اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کے ساتھ فرعون کے دربار میں جا کر اسے دعوت دینے سے متعلق تمام تفصیلات کو چھوڑ کر فرعون کے جواب کو نقل کیا گیا ہے کہ کیا تم وہی نہیں ہو جس کو ہم نے دریائے نیل میں بنتے ہوئے صندوق سے نکالا تھا اور پھر پال پوس کر بڑا کیا تھا؟ فرعون کے جواب کا مفہوم کچھ یوں ہو گا کہ تم ہمارے ٹکڑوں پر پلے ہو اور آج اللہ کے رسول بن کر ہمارے ہی سامنے آکھڑے ہوئے ہو۔ ہماری بلی اور ہمیں کو میا وں!



درس حدیث
بے گناہ قیدی کی رہائی کا انتظام کرو

عن أبي موسى الشعري رض قال رسول الله ﷺ : ((عُودُوا الْمَرِيضَ وَأَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَفَكُوا الْعَانِي)) (بخاري)
 حضرت ابو موسی الشعري رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہار کی عیادت کرو اور بھوکے کو کھانا کھلاو اور قیدی کو چھڑاؤ۔“
 اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے مریض کی عیادت کرنے، بھوکے کو کھانا کھلانے کا حکم دیا ہے اور جو مسلمان جنگ کے نتیجے میں کسی
 غیر اسلامی ریاست کا قیدی ہن جائے یا اسے ناحق حالات یا جیل میں بند کر دیا جائے، اس کی رہائی کا انتظام کرنا چاہیے۔ افسوس ہے کہ
 ہمارے دور میں بے گناہوں پر بھوٹ مقدمات دائر کرنے اور ان کو سزا دلوانے کا رواج عام ہو گیا ہے۔ اس طرح کے ستم رسیدہ لوگوں کی مدد
 کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔

سودا ایک کالاکھوں کے لیے مرگِ مفاجات

انسان اس دنیا کا واحد جاندار ہے جو جسد اور روح کا مرکب ہے۔ باقی تمام جاندار جسد تو رکھتے ہیں لیکن بے روح ہوتے ہیں لہذا ان جانداروں کے سامنے صرف جسد کے تقاضے ہوتے ہیں جبکہ جسد اور روح کے انضمام سے وجود میں آنے والے انسان کے سامنے دونوں طرح کے تقاضے ہوتے ہیں۔ جہاں تک جسم کے تقاضوں کا تعلق ہے انسان اور دوسرا جانداروں میں کوئی بڑا فرق نہیں ہے۔ مثلاً: بھوک مٹانا، جنسی خواہش کی تکمیل کرنا، موسم کی شدت سے پچھا اور سب سے بڑھ کر اپنی جان کا دشمن سے تحفظ کرنا۔ البتہ انسان کو روح کے تقاضے بھی پورا کرنا ہوتے ہیں لیکن چونکہ روح اپنے تقاضوں کے پورے نہ ہونے پر کوئی شور و ہنگامہ نہیں کرتی اور جسم پر کوئی ظاہری تکلیف وہ اڑاثت مرتب نہیں کرتی۔ صرف شعوری طور پر ایک بے آواز احساس پیدا کرتی ہے جسے ضمیر کی آواز کا نام بھی دیا جاتا ہے لہذا انسانوں کی عظیم اکثریت اس آواز پر کافی نہیں دھرتی۔ یہاں مختصر اور روح کے تقاضوں کی طرف اشارہ کرنا ضروری ہے وہ یہ کہ روح چونکہ امر ربی ہے لہذا انسان کو اپنے واحد خالق و مالک کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ عدل و انصاف کا بول بالا اور علم کا خاتمه اور جائز و ناجائز میں قیمت چاہتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ انسان نے دوسرا جانداروں کی طرح اپنے جسم کو صرف محفوظ ہی نہیں رکھتا ہوتا بلکہ اس کے نفس کا یہ بھی تقاضا ہوتا ہے کہ اس کا بنا و سکھار بھی کرو، اسے ہر ممکن طریقے سے آرام اور آسانش پہنچاؤ، اسے نہ صرف موسم کی شدت سے بچاؤ بلکہ موسم ہی کو اٹ پلت کر دو۔ گرمیوں میں ٹھنڈا کر پہنچاؤ اور سردیوں میں ماحول ہی گرم کر دو، سفر کو حضر بنادو، رفارمیں تیز ہو جسے وہ ہواوں کے دوش ہو اور ایسا آرام دہ ہو جیسے گھر کا بیڈر دو۔ لہذا انسانوں کی عظیم اکثریت کافوں کس تن آسانی اور عیش و عشرت پر ہوتا ہے اور یہ ممکن نہیں کہ دو متناقض تقاضوں کو پورا کیا جاسکے، لہذا ان تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے وسائل کی ضرورت ہوتی ہے، پھر انسانوں میں اس اکثریت کا وہی حال ہوتا ہے جسے ہم ضمیر کا مرنا قرار دیتے ہیں اور جسم کے تقاضے ایسے غائب آتے ہیں کہ انسان کی روح دب جاتی ہے اور زندگی محض متابع دنیا کی اسی رہنمائی کے زیر ہے۔ جس کے پاس جتنے زیادہ وسائل ہوں گے وہ زندگی کو زیادہ سے زیادہ رکھیں اور پر تیش بنا سکے گا۔ لیکن دولت کے بڑے بڑے انبیاء اور میش بہا وسائل جائز پر اکتفا کر کے عدل و قسط پر مبنی تو اعد و ضوابط کی یابندی سے اور دوسرا انسانوں کے حقوق پر ہاتھ حاصف کیے بغیر حاصل نہیں ہو سکتے۔ لہذا انسان نے غور و فکر سے منافع کمانے کا محفوظ ترین طریقہ یہ ٹھنڈا کر زر ہی سے زر کمایا جائے۔ اس لیے کہ تجارت میں بہر حال نقصان کا اندر یہ رہتا ہے۔ پھر یہ کہ کسی کی محنت اور مشقت کی ضرورت نہیں رہتی، گھر بیٹھے سر ماٹے میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اسے ربیا سود و قرادری جو شریعت موسیٰ میں بھی ناجائز اور حرام تھا اور عیسائی بھی اسے حرام قرار دیتے تھے جبکہ اسلام میں عقائد کے حوالے سے جہاں شرک بدترین گناہ ہے وہاں سود خوری عملی طور پر بدترین گناہ ہے۔ طویل اسلام نے جب سرزمین عرب کو روشن کیا تو سودی لین دین عام تھا، یہاں تک کہ بڑے نامور اور شریف گھرانے بھی اس میں ملوث تھے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے سود کی مانعت بڑی تدریج سے کی۔ مثلاً 6 نبوی میں سورہ الروم میں بتایا کہ ”تم جو کچھ دیتے ہو سود پر تاکہ بڑھتا رہے لوگوں کے مال میں لیکن اللہ کے ہاں اس میں کوئی اضافہ نہیں

نہایت خلافت

نہایت خلافت کی بناد دنیا میں ہو پھر استوار
لماکہیں سے ڈھونڈ کر اسلام کا قلب و جگہ

عظیم اسلامی ترجمان اعظم خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد رحم

7 تا 13 ذوالقعدہ 1443ھ جلد 31

7 تا 13 جون 2022ء شمارہ 22

مدیر مسنول / حافظ عاکف سعید

ابوبیک مرزا / مدیر

ادارتی معاون / فرید اللہ مرتو

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلیشور: محمد سعید اسعد طابع: رسید احمد چوہدری
طبع: مکتبہ جدید پر لیں، ریلوے روڈ لاہور

”وارالاسلام“ ملکان روڈ چک لاہور۔ پوسٹ کوڈ 53800
فون: 042 35473375-78

E-Mail: markaz@tanzeem.org

مکتبہ اشتراحت: 36-کانال ڈاؤن لاہور

فون: 35834000-03: فکس: 35869501-03: nk@tanzeem.org

تیمتی شمارہ 20 روپے

سالانہ ذر تعاون

اندرونی ملک 800 روپے

بیرونی پاکستان

امریکہ، کینیڈا، اسٹریلیا وغیرہ (14300 روپے)

اٹلیا، پاپ، بیجنگ، افریقا وغیرہ (10800 روپے)

ڈوائرٹ: منی آرڈر یا پی آرڈر

مکتبہ مرکزی امتحان خدام القرآن کے عنوان سے ارسال

کریں۔ چیک بولنے کے جاتے

Email: maktaba@tanzeem.org

”ادارہ“ کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء
سے پورے طور پر تلقی ہونا ضروری نہیں

کہ اس کی سلامتی بھی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ بقول شاعر
ظاہر میں تجارت ہے، حقیقت میں بخوا ہے
سود ایک کا لاکھوں کے لیے مرگِ مفاجات
الحمد للہ کہ 28 اپریل 2022ء کو فیڈرل شریعت کورٹ نے 2002ء کے
فیصلے کی روایا مذکور مجھ کے نتیجے میں ہر قسم کے سودی لین دین کو حرام قرار دے
کر اتمام جنت کرو۔ اللہ تعالیٰ وفاقی شرعی عدالت کے نقش کے 3 بجوان کو
جزائے خیر عطا فرمائے۔ اگرچہ سودی نظام سے کامل خاتمہ اور ملک کے معماشی نظام
کو اسلامی اصولوں کے مطابق کامل طور پر مددون کرنے کے لیے جو عدالت نے
31 دسمبر 2027ء یعنی 5 سال کا وقت دیا اور یہیں اس پر تحفظات ہیں۔ اس کے
باوجود ہم دیانتداری سے سمجھتے ہیں کہ اگر پاکستان کی موجودہ اور آئنے والی
حکومتیں اور تمام متعلقہ ریاستی ادارے اس فیصلے کی اصل روح کے مطابق اس پر
صدق دل سے من و عن عمل درآمد کرنے کی کوشش کریں تو اس سے ہمارے ملک
کی قسمت بدل سکتی ہے۔ عدالت کی طرف سے دیے گئے درجہ بدرجہ سودی
معیشت کے خاتمہ اور تبادل غیر سودی اور اسلامی اصولوں پر مبنی معماشی نظام کے
قیام کے نتیجے میں پاکستان کی معماشی سمت درست ہو سکتی ہے۔ ہم اللہ اور
رسول ﷺ سے جاری جتنگ کافی الفور خاتمہ کریں تاکہ اللہ کی نعمتیں اور رحمتیں
ہمارے ملک پر نازل ہوں۔ ہم دنیا میں بھی کامیاب ہو سکیں اور انہم تین بات
یہ کہ آخر دنیوی نجات کے بھی امیدوار بن جائیں۔

بہرحال وفاقی شرعی عدالت کے سود کے خلاف فیصلہ کے باوجود انتہائی
تکلیف دہ بات یہ ہے کہ دنیا بھر اور پاکستان میں ایسے مسلمان بھی ہیں جو کہتے
ہیں کہ سود کے بغیر معیشت چل جائی نہیں سکتی۔ انھیں خدا کا خوف کرنا چاہیے، کیا
اللہ تعالیٰ کسی ایسی شے کو حرام مطلق قرار دے سکتا ہے جو ناگزیر ہو۔ جس کا کوئی
تبادل ہی نہ ہو، یہ جاہلنا کلمہ ہے، یہ کافرنا کلمہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلامی
نظریاتی کوںل اور بہت سی دوسری تناظریم اور افراد کی طرف سے ایسا تبادل نظام
پیش کیا جا چکا ہے جس سے بلا سود معیشت اور اقتصادی نظام کا رفرما کیا جا سکتا
ہے ضرورت عزم صیم کی ہے یہی ملتی اور خلوص درکار ہے۔ البتہ اگر اس
ضرب المثل کے مطابق کچور سے پہلے چور کی ماں کو مارڈ پر عمل کرتے ہوئے
سرمایہ دارانہ نظام کو نہیں کرنے کی بھرپور کوشش کریں تو یہیں یقین و اتفاق ہے کہ
سودی نظام میں کا گھر و نہدہ ثابت ہوگا۔ یہاں یے ہی ہے جیسے ستونوں پر کھڑی چھت
کے ستون گرا دیں تو جو انعام اُس چھت کا ہو گا وہی اس سودی نظام کا ہو گا۔ یہیں
سودی نظام کے خلاف بھی بھی چلانی ہو گی اور اس باطل نظام کا تیا پانچ کرنے کے
لیے مسلسل جدوجہد بھی کرنا ہو گی۔ اس پر تین احتمالی نظام کا خاتمہ اور اسلام
کے عادلانہ نظام کے قیام کی مرحلہ اور کوشش ہی ہمارا دنیوی ہدف ہونا چاہیے۔
اگر خدا نخواستہ دنیوی اور ظاہری طور پر ہماری جدوجہد کا میاں بڑھی ہو سکے تو
بھی روزی قیامت اللہ کے ہاں اپنی مغفرت تو پیش کر سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہماری
کوششوں کو قبول فرمائے اور ہمارا حامی و ناصر ہو۔ آمین!

ہوتا۔ ”پھر سورۃ النساء میں یہود کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انھیں سود کھانے کے سبب
عذاب دیا جائے گا۔ کہیں سود کھانے والوں کی یہ حالت بتائی کہ وہ روز قیامت یوں
کھڑے ہوں گے جیسے شیطان نے چوکر محبوب الہوں بنادیا ہے اور بالآخر خوروں
کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ جو کسی اور گناہ کے ارزکاب پر نہیں کیا۔ حضور ﷺ کی تبلیغ
نے خطبہ جماعت الدواع میں اپنے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب کے سود کے
بقیہ کی معافی کا اعلان کیا۔ سود کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا ایک فرمان بڑا چشم کشا بھی
ہے اور لوچ پہ بھی۔ وہ یہ کہ اللہ نے تجارت کو حلال اور ربا کو حرام قرار دیا۔ غور فرمائیں
کہ اللہ تعالیٰ قریش اور دوسرے تمام کفار کے اعتراضات کا دلائل سے جواب دیتا ہے
البتہ سود کے خلاف جواب دلائل سے بھی دیا ہے اور اللہ نے تجارت کو حلال اور ربا کو
حرام قرار دینے کا فیصلہ بھی صادر کر دیا۔ یعنی سب کو سودی لین دین کے حوالے سے
Shut up کہہ دیا۔ گویا یہ ایسا بڑا اور خوفناک جرم ہے جس پر اللہ کچھ سننے کو تیار
نہیں۔ اللہ رب الحزرت وفاقی شرعی عدالت کے جشن تہذیل الرحمن کو کروٹ کر دت
جنت نصیب کرے اور ان کے درجات بلند فرمائے جنہوں نے 14 نومبر 1991ء کو
ایک مقدس تاریخی فیصلہ دیا جس میں انہوں نے بیک ائمۃت کو ربا قرار دیا۔ اس
فیصلے میں بینک ائمۃت اور ربا کو ایک ہی شے قرار دینے کے اتنے قوی دلائل تھے کہ
آج تک کوئی ”دانشور“ ان کی تردید نہیں کر سکا۔

پاکستان میں بعض ”دانشور“ اور ایسے تاجر جو سودی لین دین کے حق میں
ہیں، اپنے پیغمبر کی خلیل یہ کہہ کر دباتے اور مٹاتے ہیں کہ قرآن نے جس ربا کو حرام
مطلق قرار دیا ہے وہ مہا جن کا سود ہے۔ بینک میں تجارتی سود پر لفظ ربا کا اطلاق
نہیں ہوتا۔ وہ باہمی مفادات کو پیش نظر کر لیا دیا جاتا ہے لہذا اُس کے نقصانات
زیادہ نہیں ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس جریدہ کی 31 سالہ تاریخ میں جو سودی
حرمت کے حوالے سے مضمون شائع ہوئے ہیں ان میں بھی قرآن اور احادیث
کے حوالے دے کر ثابت کیا گیا ہے کہ جسے بینک ائمۃت کہا جاتا ہے، وہ سود ہے
اور حرام ہے بلکہ حرام مطلق ہے۔ البتہ ہم عوامی سطح پر مہا جن کے سود اور بینک کے
سود کے مقابلے کے حوالے سے کچھ عرض کرنا چاہیں گے۔ جب کوئی شخص کسی
مہا جن سے قرض لیتا ہے تو اُس کے نقصانات اُس شخص یا اس کے خاندان کو پہنچتا
ہے۔ زیادہ سے زیادہ اُس کے قربی عزیز و اقارب متاثر ہوتے ہیں۔ لیکن
بینک کا سود مکمل سطح ہی نہیں بلکہ میں القوای سطح پر بھی نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔
سرماۓ دار بینکوں کی رقم سے ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں اور ارشیاء کا دام بر جاتے ہیں۔
اپنے نفع میں سود کی رقم بھی جمع کرتے ہیں اور پھر عوام سے وصول کرتے ہیں لہذا
سارا بوجھ عوام پر پڑ جاتا ہے۔ ایک خاندان نہیں سارا ملک متاثر ہوتا ہے۔
میں القوای قرضوں پر جو غریب ممالک سے سود لیا جاتا ہے، اُس سے بھی ان ممالک
میں مہنگائی ہو جاتی ہے۔ پھر یہ کہ صرف سود وصول نہیں کرتے اُس ملک کے داخلی
معاملات میں مداخلت کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ پھر سود کی ادائیگی کے لیے ان
ممالک کو قرض لینا پڑتا ہے۔ لہذا قرض پر قرض اور سود در سود کا سلسلہ چلتا رہتا ہے
جس سے وہ غریب ملک آزادانہ طور پر خارج پالی ہی نہیں اپنا سکتا۔ بیان تک

طاہریت کی غلامی سے نجات گر کیسے؟

(سورہ الحدید کی ابتدائی آیات کی روشنی میں)



جامع مسجد شادمان ناؤں کراچی میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ ح کے خطاب جمعہ کی تخلیقیں

افغانستان میں طالبان نے اللہ پر توکل کر کے دکھایا، بظاہر تحوزی کسپری کا معاملہ ہے لیکن ان عجیب لوگوں نے عجیب بجٹ بنا کر بھی دکھادیا۔ پاکستان کے مقابلے میں بہت چھوٹا بجٹ ہے لیکن کوئی بیرونی امداد اس میں شامل نہیں ہے، کوئی بیرونی قرض اس میں شامل نہیں۔ کہتے ہیں کہ اتنا خارہ ہے جو ہم آپس میں ہی طے کر لیں گے۔ کم پہ گزار اکر لیں گے۔ یہ بات بتب ہوتی ہے جب کوئی واقعۃ اللہ پر توکل کرے۔ ساری دنیا پچھلے گئی ہے کہ لڑکوں کی تعلیم کا بندوبست کرو اور ہمارے بھی بعض اہل علم نے لکھ دیا کہ افغان طالبان ذرا لڑکوں کی تعلیم کا خیال کر لیں۔ طالبان نے کہہ دیا کہ ہم لڑکوں کی تعلیم کے خلاف ہرگز نہیں ہیں لیکن وہ تعلیم پر دے میں ہوگی۔ تعلیمی اداروں میں، حتیٰ کہ رسٹورنٹس میں بھی مردوں زن کا اختلاط نہیں ہوگا۔ خواتین ایکر پر سائز کو بھی کہہ دیا کہ اگر ٹی وی پر آنا ہے تو قاب کر کے آ۔ چاہے فیس ماسک ہی لگا لو۔ یہ کون کہہ رہا ہے؟ جن کو دنیا کہہ رہی ہے کہ ہماری مانو، وہ کہہ رہا ہے ہیں کہ ہم تمہاری نہیں مانیں گے۔ اس لیے کہ وہ کسی کے مفروض نہیں ہیں۔ جو عمل پرست ہیں، وہ کہتے ہیں کہ افغانستان میں کیا ترقی ہوئی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ہم نے کشکول پھیلا کر، غیروں کی مان کر، ان ظالموں کے حوالے اپنے آپ کو کر کے، اپنی قوم کو مغروض بن کر کیا اس پاکستان میں دودھ کی نہیں جاری ہوتی دیکھیں؟ یہ سارا کچھ کر کے ہم نے کیا پایا؟ ہمیں چاہیے کہ ہم ان سے کچھیں جو ہمارے پڑوں میں ہیں۔ پیچاں ملکوں کی ساری طاقت ناکام ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو وقت عطا فرمادی، اپنی مدد عطا فرمادی اور اب وہ اپنے فیصلے خود کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ظالموں کی طرح نہیں بلکہ

﴿نَجِي وَمُجْيِئُتْ حَوْهُ عَلَى كُلِّ شَقِّهِ قَدِيرٌ﴾^۲
”وہی زندہ رکھتا ہے وہی مارتا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“ (الحدید: 2)

یہ جملہ بھی براقتی ہے۔ یعنی تم اگر صاحب کا شکار ہو تو مایوس نہ ہو جاؤ، آج غیروں کی غلامی میں جکڑے ہوئے ہو تو مایوس نہ ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں غلامی سے آزادی عطا کرنے پر قادر ہے لیکن اس پر توکل تو کرو اور اس کی طرف اپنی ہکاہ تو کرو۔ اس سے اپنے معاملات درست تو کرو۔

تو ہم سے تجوہ کو امیدیں خدا سے نو میدی

مجھے بتا تو سبی اور کافری کیا ہے
آج ساری امیدیں امریکہ، ولہ بیک، آئی ایم ایف سے ہیں، سارے ای اور طاغوتی قوتوں سے ہیں۔ ہمارے اکثر

مرتب: ابوابراهیم

حکمران دعوے کرتے رہے کہ کشکول توڑیں گے مگر بجاۓ ٹوٹنے کے کشکول پھیلتا چلا گیا۔ بس لے دے کے پڑوں کی قیمت بڑھنے کا معاملہ پس وپیش سے کر دیا جاتا ہے۔ یہ سارے فیصلے کب کرنا پڑتے ہیں جب ہم غلام ہوتے ہیں۔ یہ دنیا علی ٹیکنوفرماتے ہیں: ”مغروض غلام ہوا کرتا ہے۔“ اس کی اپنی کوئی آزادی نہیں ہوئی۔ کہنے کو تو ہمارا ملک آزاد ہے، ہم جسمانی طور پر آزاد ہیں لیکن نہ ہماری عقليں آزاد ہیں، نہ ہمارے فیصلے آزاد ہیں، نہ ہمارے بجٹ آزاد ہیں، نہ ہمارے حکمران آزاد ہیں۔

بہر حال دھوکلی کل شی قدری میں عقیدے کا بیان بھی ہے اور ایمان والوں کو کھرا کرنے کا تصور بھی یہاں عطا ہو رہا ہے۔ یعنی یہ بات صرف ماننے کی نہیں ہے بلکہ اللہ پر توکل کر کے کھڑا ہونے کی ضرورت ہے۔ پڑوں ملک

خطبہ مسنونہ اور تلاوت آیات کے بعد ادا
و جمعہ قبلہ سورہ الحدید کا مطالعہ شروع کیا تھا۔ اس سورہ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے امت مسلم کی ذمہ داریوں کا ذکر فرمایا ہے۔ پہلی چھ آیات میں اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا تذکرہ ہے تاکہ جب اس کے تقاضے ہمارے سامنے آئیں تو اندازہ ہو کہ کس ذات کی طرف سے یہ تقاضے ہیں، کس کی طرف سے دعوت ہے۔ دنیا میں بہت ساری دعوییں اور تقاضے ہمارے سامنے آتے ہیں۔ ہم ہر ایک کو قبول نہیں کرتے کیونکہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر نہ گنت تو کچھ نہیں ہوگا لیکن یہاں جو دعوت ہے، جو تقاضے ہیں وہ ایسے نہیں ہیں کہ جن کو ظرف انداز کیا جائے۔ البتہ تقاضے بعد میں آرہے ہیں پہلے بتایا جا رہا ہے کہ یہ تقاضے کس کے ایسے نہیں ہیں۔ چنانچہ پہلی چھ میں سے دو آیات کا مطالعہ ہم نے کیا تھا جب اللہ تعالیٰ کی تسبیح کا ذکر ہے کہ کائنات میں بہر شے اللہ کی تسبیح کرتی ہے اور کرتی رہے گی۔ پھر ذکر آیا تھا کہ اللہ کے اخیری اور اچھیم ہے۔ ملک اخیری رکھتا ہے اپنا اختیار کمال حکمت کے ساتھ استعمال کرتا ہے۔ یہ بھی ذکر آیا تھا کہ آسمانوں اور زمین کی پادشاہت اللہ کے یہے۔ یہ تصور آج امت بھول پکھی ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف خالق اور رب نہیں ہے بلکہ وہ حاکم اور مالک بھی ہے۔ اس زمین پر حکم اسی کا چلانا چاہیے لیکن آج ہم غیروں کے حکم پر compromise کیے بیٹھے ہیں اور غیر ہمارے فیصلے کر رہے ہیں حالانکہ اس امت کو اس دنیا کے فیصلے اللہ کی حکمیت کے تحت، اس کے تقاضوں اور اس کی شریعت کے مطابق کرنے کے لیے انھیاں لگایا تھا لیکن یہ تصور آج امت کے دامغوں سے اٹھ چکا ہے۔ بہر حال اس کا ذکر مزید بھی آگے آئے گا۔ فرمایا گیا کہ:

واعقلا اللہ کے بندوں کی طرح سوچنے اور فصلے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

ذرا قوم بھی اپنے کگر بیانوں میں جھاٹکے کہ کیا وہ شریعت چاہتی ہے؟ اگر ہاں میں جواب ہے تو کیا اللہ کی پکار جو حق و قور ارسی ہے کہ آدمیاں کی طرف، کیا اس طرف آ رہے ہیں؟ ہمارا عمل کیا شبوث پیش کر رہا ہے۔ سودا اللہ اور اس کے رسول ملئیتیہ سے جنگ ہے کیا ہم نے سودا اکاؤنٹ بند کیے ہوئے ہیں؟ سود پر لی گئی گاڑیاں، گھر، سودا کار و بار جھوٹنے کے لیے تیار ہیں؟ یہ عوام کا مسئلہ بھی ہے۔ رسول اللہ ملئیتیہ فرماتے ہیں:

((اعمالکم عمالکم)) ”تمہارے اعمال تمہارے حمر ان ہیں۔“

اس وقت جو بھی ہمارے حکمران ہیں یا اپوزیشن والے ہیں یا کوئی آسمان سے اتر کے توہینیں آئے، ہمارے جیسے نام اور ہمارے جیسے کام بھی ہیں۔ وہ ذرا اوپر ہیں تو ذرا زیادہ نظر آتے ہیں، ہم ذرا نیچے ہیں تو کم نظر آتے ہیں لیکن ہیں ایک جیسے ہیں۔ وہ ہمارے اعمال کے نتائج ہیں جو ہم پر مسلط ہیں۔

بہر حال ہم سب کا یہ مسئلہ ہے کہ کیا ہمارا واعقلا اللہ پر ایمان ہے، اللہ پر توکل ہے کیا اسی سے سب کچھ ہونے کا یقین ہے اور اس کی پکار پر لبیک کہنے کو ہم تیار ہیں؟ حضرت امیر معاویہ بن عقبہ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کو درخواست پہنچی کہ مجھے کوئی وصیت سمجھی توام المومنین اما عائشہؓ نے انہیں رسول اللہ ملئیتیہ کی ایک حدیث مبارک لکھ کر بھولی کہ رسول اللہ ملئیتیہ نے فرمایا: ”جو مخلوق سے بے پرواہ ہو کر رب کا ہو جائے، اس پر توکل کر لے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے کافی ہو جائے گا۔“ مخلوق سے بے پرواہ ہونے کا ہرگز مطلب لائلن ہونا نہیں ہے بلکہ اللہ کی رضا کے لیے حقوق العباد دا کرنے ہیں لیکن مخلوق پر توکل اور بھروسائیں کرنا، مخلوق سے امیدیں نہیں لگانی بلکہ توکل اور امیدیں اللہ سے لگانی ہیں۔ لیکن جورت کو چھوڑ کر مخلوق کی طرف دیکھنے، مخلوق سے امیدیں رکھنے تو اللہ اپنا ذمہ ہٹا کر اسے حقوق کے حوالے کر دے گا۔

آن ہم مخلوق کے حوالے ہو رہے ہیں۔ پڑول 180 کا ہو گیا، ڈالر 203 کا ہو گیا لیکن ابھی یہ غلامی اور آگے لے جائے گی۔ اس غلامی سے نجات کے لیے ہمیں کھڑا ہو کر آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنی پڑے گی لیکن اس کے لیے اللہ پر پہلے توکل کرنا پڑے گا سودا

نظام کو چھوڑنا پڑے گا۔ اب تو وفاتی شرعی عدالت کا فیصلہ بھی آ گیا۔ جب تک اللہ اور اس کے رسول ملئیتیہ سے جنگ کا خاتمہ نہیں کرو گے جہاڑے معاملات نہیں سدھریں گے۔ دنیا کا معاملہ کچھ اور ہے ہمارا کچھ اور ہے۔ بقول اقبال

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر خاص ہے ترکیب میں قوم رسول باشی

ہم مانے والوں کا معاملہ یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ مغلص ہوں گے تو اللہ ہمارے معاملات کو سفوار دے گا۔ اگر ہم اللہ اور اس کے رسول ملئیتیہ اور اس کی کتاب کے ساتھ مغلص نہ ہوں تو اللہ مخلوق کے حوالے کرے گا۔ قرآن کہتا ہے: ”اور جس نے میری یاد سے اعراض کیا تو یقیناً اس کے لیے ہو گی (دنیا کی) زندگی بہت سُنگی واہی، اور ہم اٹھائیں گے اسے قیامت کے دن اندھا (کر کے)۔ وہ کہے گا: اے

پرس ریلیز 3 جون 2022ء

پڑول اور بھلی کی قیمتیوں میں ہوش ربا اضافہ درحقیقت عوام پر جان لیوا حملہ ہے

شجاع الدین شیخ

پڑول اور بھلی کی قیمتیوں میں ہوش ربا اضافہ درحقیقت عوام پر جان لیوا حملہ ہے۔ یہ بات صحیح اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ PDM نے حکومت سنیتے سے پہلے یہ دعویی کیا تھا کہ جب وہ حکومت میں آجیں گے تو پاکستان کی مسیحت مظہروں کو ہی مے اور عوام کو ریلیف دیں گے۔ وہ وقت کی حکومت کی آن معاشری پالیسیوں پر شدید تحفیظ کرتے تھے جن سے عوام پر بوجھ پڑتا تھا لیکن حیرت ہے کہ حکومت سنجالتے ہی انہوں نے عوام کو ریلیف دینے کی بجائے عوام پر ناقابل برداشت بوجھ دال دیا ہے۔ صرف ڈیزد ماد میں پڑول کی قیمت میں 60 روپے فی لیٹر اور بھلی کی قیمت میں بھی تقریباً 13 روپے فی یونٹ اضافہ کر دیا ہے جو کہ انی سے سکتی ہوئی عوام سے بدترین زیادتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت IMF کا پر ڈرامہ حاصل کرنے کے لیے عوام کا بھرپس نکال رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر خاص دعام کو یہ بات سمجھنے کی اشہد ضرورت ہے کہ IMF کا پر ڈرام کوئی حکومت لے عوام کے لیے نہ صرف یہ صاحب دا لام کا باعث ہتا ہے بلکہ ملکی سلامتی بھی مطرے میں پر ہوتی ہے۔ انہوں نے زور دے کہ کہا کہ حکومت فوری طور پر قیمتیوں میں اضافہ و اپیس لےتا کہ عوام کا سا سس لے سکتیں۔

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ رواشاعت، تحریم اسلامی، پاستان)

الْكُفَّارُونَ ٢٧ (المائدہ) ”اور جو اللہ کی آثاری ہوئی شریعت کے مطابق فیصلے نہیں کرتے وہی تو کافر ہیں۔“
وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ بِهِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ٢٨ (المائدہ) ”اور جو فیصلے نہیں کرتے اللہ کی آثاری ہوئی شریعت کے مطابق وہی تو ظالم ہیں۔“
وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ بِهِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَسِيْقُونَ ٢٩ (المائدہ) ”اور جو لوگ نہیں فیصلے کرتے اللہ کے آثارے ہوئے احکامات و قوانین کے مطابق وہی تو فاسق ہیں۔“

لیکن ہم نے اللہ کی کتاب کو پس پشت ڈال دیا اور مغرب کے احکامات پر عمل پیرا ہو گئے۔ اور مغربی معاشرے کی نقاب شروع کر دی۔ اسلام کے حوالے سے ہمارے حکمرانوں کے صرف دعوے رہے، عمل کہاں ہے؟

سیاستدانوں نے اسلام کا نعرہ صرف عوام کی ہمدردی یا حاصل کرنے کے لیے کلمہ کا ورد بھی ہے لیکن اللہ کے حکم کو وحدتے ہوئے حرام بھی اڑا ہے، رشوٹ بھی لی جا رہی ہے، سود، جائیدادوں پر بقیتے سے بھی مال آرہا ہے۔ اسی طرح طاغوت کی غلامی ہے کوئی فروءہ، مال کی غلامی ہے۔ کوئی قوم اللہ کے احکامات سے سرکشی کرے، من مرضی کرے، اللہ کے قوانین کے مقابلے میں اپنے قوانین چلائے تو اس کی بات ماننا طاغوت کی غلامی ہے۔ ان تمام غلامیوں سے نجات حاصل کرنے کا واحد راست یہ ہے کہ اس ایک رب کی غلامی اختیار کر لیں جو اس پوری کائنات کا نالق و مالک ہے۔ یہ اللہ الا اللہ کا حقیقی حاصل ہے۔ ہم نے سمجھا کہ کلمہ پڑھا ہمارا جنت کا لکٹ پکا ہو گیا۔ لوگ حدیث بھی سناتے ہیں جو بالکل صحیح ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (من قال لا إله إلا الله دخل الجنة) جس نے کہلا اللہ الا اللہ و جنت میں داخل ہو گا۔

لیکن دوسرا طرف یہ حدیث بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سود لینے والے، دینے والے، لکھنے والے اور سودی معاملے پر گواہ بننے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ پھر اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ حرام سے پلا ہو جنم کا مستحق ہے۔ ایک میمیوں احادیث پیش کی جا سکتی ہیں۔ کلمہ جو جنت میں جائے گا لیکن احادیث میں ہے کہ وہ اپنی سزاوں کو ہٹکت کر جائے گا۔ یہ کیوں نہیں بیان کیا جاتا۔ ہمیں بس اسلام کا میخانہ میٹھا حصہ پسند ہے۔ حالانکہ پورے اسلام کا چیخ سامنے رہنا چاہیے۔

یہ بھی غلامی ہے کہ نفس کے غلام بن کر رب کی نافرمانی کی جائے۔ اس صورت میں نفس ہمارا معبود بن جائے گا۔ بخاری شریف کی حدیث ہے کہ ایک شخص کفر سے لڑتا ہوا قتل ہو گیا۔ صحابہؓؓ نے کہا: شہید ہو گیا۔

چوی گویم مسلمانم بلزم

کہ دام مشکلات لالہ را ”جب میں کہتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں تو میں لرز جاتا ہوں کہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہنے کی مشکلات کیا ہیں، ہم آج بڑے خستے ہے خستے ہے چل رہے ہیں کہ جمع کی دو رکعت پر مطمئن، رمضان شریف کے روزے رکھ لینے پر مطمئن، کلمہ پڑھ لینے پر مطمئن اور دوسرا طرف طاغوت کی غلامی بھی، باطل کا نظام بھی چلے، غیر ہمارے فیصلے کریں، اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ بھی چلے، شریعت کے احکامات پاپاں بھی ہوں، لوگ اسلام کی تعلیمات کا مذاق بھی اڑائیں، لوگ دین کا نام لے کر یوقوف بنانے کی بھی کوشش کریں اور اس سب کے باوجود مسلمان مطمئن ہو کر بیٹھ جائے۔ اس صورت میں اپنے ایمان کوٹھوں لئی کی ضرورت ہے۔ یہ کیسا ایمان ہے جو باطل کے مقابلے میں ہمیں کھڑا نہیں کر رہا یہ کیسا ایمان ہے جو اللہ کی بڑائی کے نفاذ کے لیے ہمیں کھڑا نہیں کر رہا۔ یہ کیسا ایمان ہے جو ہمیں اس باطل پر مطمئن کر کے سلا بھی دیتا ہے، بخا بھی دیتا ہے، مطمئن بھی کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس خوش بھی سے ہماری حفاظت فرمائے اور اللہ واقعتاً اپنی غلامی کی توفیق عطا فرمائے جس کے لیے یہ ملک ہم نے حاصل کیا تھا۔ ہم نے کہا تھا کہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الرَّحْمَةِ“۔ یہ ہمارا اصل مقصد تھا۔ اس کے تقاضوں پر عمل کرنا تھا۔ بخاۓ اس کے امریکی سامراج کی غلامی بڑھتی گئی مگر مسائل حل نہیں ہوئے۔ کیوں؟

یہ ایک سجدہ جسے تو گروں سمجھتا ہے ہزار سجدے سے دینا ہے آدمی کو نجات وہ سجدہ کرنے کو جب یہ قوم تیار ہو گئی تو اللہ کی مد و بھی آئے گی اور وہاں سے آئے گی جہاں ہمارا مگن بھی نہیں ہو گا۔ مگر ہم کھڑے ہوئے کو تیار تو ہوں، اللہ پر توکل کا اظہار تو کریں۔ اللہ فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ تَنَصُّرُوا اللَّهَ يَنْهَا فَلَا يَنْهَا وَيُبَشِّرُ أَقْدَامَكُمْ ۚ ⑦ (محمد) ”اے اہل ایمان! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو تمہاری مدد کرے گا اور وہ تمہارے قدموں کو جادا گے۔“

اللہ کی فرست سے مراد اس کے دین کی مدد ہے، اس کے دین کی دعوت اور اقامت کی جدوجہد ہے۔ اللہ کے دین کے ساتھ خاص ہو جاؤ اللہ کہتا ہے میں تمہاری مدد بھی کروں گا اور تمہارے قدموں کو مضبوطی دوں گا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے سیاستدانوں، علماء، اور ہم سب کو اس مقصد کے لیے آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اللہ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے جنگ

حافظ عاکف سعید

(سابق امیر تنظیم اسلامی)

تعلیق افراد کے ذاتی عمل اور کردار سے ہے، جبکہ بعض
مذکرات ہمارے اجتماعی نظام کا حصہ ہیں اور وہ عوام پر جبرا
سلطانی جاتی ہیں جس کی ذمہ داری براو راست حکمران طبقہ
پر عائد ہوتی ہے۔ موخر الذکر مذکرات کافی الفوර خاتمه کرتا
ارباب اقتدار کی اہم ترین ذمہ داری ہے۔ بصورت دیگر وہ
اللہ کے دین سے بے وفائی کے حجم شمار ہوں گے اور دنیا

میں اللہ کی رحمت اور نصرت سے یکسر محروم ہوں گے اور باشمور
شدید اندریشہ ہے کہ وہ آخرت میں سخت ترین عذاب کے
میتھنگ بنیں گے۔ جہاں تک اول اللہ کر مذکرات کا تعلق ہے
یعنی گناہ اور معصیت کے وہ کام جو ایک فرد اپنی ذاتی
حیثیت میں کرتا ہے، ان کے حوالے سے ریاست اسلامی
کی ذمہ داری ہے کہ وہ افراد قوم کی ثابت ذہن سازی اور
دینی تربیت کا اہتمام کرے۔

حقیقت یہ ہے کہ شرک کے گناہ کو ایک طرف رکھتے

ہوئے کہ جس کا زیادہ تعلق انسان کے عقیدے کے ساتھ ہے،
ان تمام گناہوں میں جن کا تعلق انسان کے عمل سے ہے،
اللہ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نزدیک سب سے بڑھ
کر قیچی اور قابل نفرت گناہ اور بدترین مذکروں سودی اور سودی
نظام ہے جو نہ صرف یہ کہ مختلف شکلوں میں ہمارے پورے
معاشی نظام میں سرایت کیے ہوئے ہے بلکہ حقیقت یہ ہے
کہ ہمارا پورا اخلاق حکومت سودی میں میتھنگ پر استوار ہے۔ اور
انتہائی افسوسناک امر یہ ہے کہ حکومت اس ہولناک مذکر
(برائی) کا تدارک کرنے کی وجہے اس کی سب سے بڑی
محافظتی ہوئی ہے۔

سودی میتھنگ کی نگاہ میں کس قدر مبغوض اور
نایاب ہے اس کا نامہ سورۃ البقرہ کی اس آیت مبارکہ
سے ہوتا ہے جو قرآن مجید میں سودی کی حرمت کے دو نوک
اعلان کے فورا بعد وارد ہوئی ہے: ”اے اہل ایمان! اللہ کا
تقوی اختریار کی اور سودی میں سے جو کچھ باقی رہ گیا ہے اس کو
چھوڑ دو اگر تم ایمان رکھتے ہو۔ پھر اگر تم یہ نہیں کرو گے (یعنی
سودی لین دین سے باز نہیں آؤ گے) تو اللہ اور اس کے
رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ“۔

(بقرہ: 288، 289)

قارئین محترم! کیا اس آیت مبارکہ کا واضح پیغام یہ
نہیں ہے کہ سودی میتھنگ سے باز نہ آئے والے اللہ اور
رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے کھلے با غی بیں اور اللہ کی طرف سے ایسے
سے اس مذکروں کو بدئے کی کوشش کرے۔“ یعنی اگر ریاست
درج بالا مذکرات کا شکار ہیں۔ ان میں سے بعض مذکرات کا
باغیوں کے خلاف اعلان جنگ ہے۔ غور طلب بات یہ ہے

مسلم شریف کی ایک حدیث کے مطابق حضرت ابوسعید الحذری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اللہ کے
رسل صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”بُو خُضْرَبْجِیْ تَمْ میں
ہے کہ مذکرات اور برائی کے خلاف عوام کی ذہن سازی
کریں اور تحریر و تقریر کے ذریعے اس کے خلاف جہاد
کریں۔ مختلف معاشرتی برائیوں اور مذکرات کو مذکر قرار
داشتے ہوئے ریاتی اداروں اور حکومتی اہلکاروں کو ان
مذکرات کے سداباً کی طرف متوجہ کریں اور حتی الوضع اپنی
زبان سے روکے اور اگر اس کی بہت واسططاعت بھی نہ رکھتا
ہو تو دل میں اسے برائی (یعنی اس برائی سے بے زاری
اور نفرت رکھے)۔ اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔“

معلوم ہوا کہ اسلامی معاشرے میں مذکرات اور برائیوں
سے روکنا اور منع کرنا اہل ایمان کی بندی کی ذمہ داریوں میں
سے ہے۔ ہمارا دین ایسے کسی تصویر کی حوصلہ افزائی نہیں کرتا
کہ جو کوئی برائی کرتا ہے کرتا ہے اللہ خودا سے پوچھ چکے!
چنانچہ جہاں آپ کو اختیار اور طاقت حاصل ہو اور آپ
روک سکتے ہوں تو اپنی اخترائی کے مل پر مذکرات کو روکنا
دینی فریضہ ہے۔ مثلاً گھر کے سربراہ کو گھر کے اندر یعنی
اپنے دارہ اختریار میں اگر کوئی مذکر یا خلاف شریعت کا نظر
آئے ہو تو یہ اس کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ مذکرات کے
خلاف اپنی اخترائی کو استعمال کرے۔ کسی سکول یا کالج
مروی ہے جس کے آخری حصے میں یہ فرمایا گیا ہے کہ اگر دل
کے سربراہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے ادارے کے اندر
کسی بھی غلط کام کو روکے اور اپنے اختیار کو بروئے کار
لائے۔ اسی طرح حکومت کو اخوندو یہ طاقت حاصل ہوتی ہے
اور اس باب اختیار کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ان تمام برائیوں
کا قلع قلع کرے جو اس ملک میں پھیل رہی ہوں۔ کسی
نظریاتی ملک اور بالخصوص اسلامی ریاست میں تو یہ کام اہم
تر ہو جاتا ہے کہ حکمران اور اصحاب اقتدار معاشرتی برائیوں
اور مذکرات پر کڑی نظر کھیں اور ان کے فروغ کو ہر ممکن
ذریعے سے روکنے کی کوشش کریں۔ اور آخری حریب کے
طور پر طاقت کے استعمال سے بھی در بغ نہ کریں۔

ای حديث مبارکہ کے اگلے الفاظ بھی لائق توجہ
ہیں۔ یعنی ”پھر اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو اپنی زبان
درج بالا مذکرات کا شکار ہیں۔“ یعنی اگر ریاست
نہیں ہوتا، لیکن ایسی مثالیں آئیں میں نہ کرے برابر بھی
باغیوں کے خلاف اعلان جنگ ہے۔ غور طلب بات یہ ہے

کیا پاکستان اپنی پیدائش کے دن سے لے کر آج تک لنگر لکھوٹ کس کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ضروریات زندگی سے محروم قوم کا مقدر بن چکی ہے۔ صورت حال انتہی بدترین صورت حال سے دوچار ہے۔ خلاف حالت جنگ میں نہیں ہے؟ کیا ہم نے ملک میں ہوش برگرانی بے لگام ہو چکی ہے۔ اس سود کی وجہ سے آج ہماری آبادی کا فرد عالمی سودی اداروں کا مفترض ہے۔ ہماری نظام کو برق رار کر کر خود اجتماعی سطح پر اللہ کی رحمت کو دھکنا نہیں دیا ہے؟ کیا یہ سیدھی بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی کہ اللہ کی رحمت اور نصرت اس کے باغیوں پر سایہ فگن کیونکر ہو سکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ اپنے اور اپنے حبیب ﷺ سے لڑنے والوں کی مدد کیونکر کرے گا؟ کیا وہ اپنے طور پر 2 لاکھ 35 ہزار کا مفترض ہو چکا ہے۔

وفادرول اور باغیوں کو برابر کر دے گا؟ کیا وہ اپنے باغیوں کو عبرت کا ناشن نہیں بنائے گا!..... آئیے اب دیکھتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ سود کے بارے میں کیا فرماتے ہیں فرمایا: "سود کے گناہ کے ستر حصے میں، ان میں سے سب سے چھوٹا حصہ اس کے برابر ہے کہ کوئی (بدجنت) انسان اپنی ماں کے ساتھ بدکاری کرے۔" (ابن ماجہ)

غور کیجھ کیا اس سے زیادہ قیچی اور قبل نفرت گناہ کا تصور کیا جاسکتا ہے!! اسی طرح صحیح مسلم کی ایک روایت کے مطابق "حضرت جابر بن عبد اللہ کبھی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے لعنت فرمائی سود لینے اور کھانے والے پر اور سود دینے اور کھلانے والے پر اور اس کے لکھنے والے پر (یعنی سودی معابدات لکھنے والے پر) اور (سودی معابدات پر) گواہ بننے والوں پر۔ اور آپ نے فرمایا (گناہ کی شرکت میں) یہ برابر ہیں۔"

اللَّهُمَّ إِنِّي مُغْفِرٌ لِّلَّهِ عَذَابَهُ

- ☆ حلقہ کراچی جنوبی، اولیاء اللہ کے رفقا، محمد رضوان اور محمد نہمان کی والدہ وفات پاگئیں۔
برائے تعزیت: 0300-2685340:
 - ☆ حلقہ جنوبی پنجاب، ممتاز آباد کے ناظم بیت المال شیخ محمد ایوب کی والدہ وفات پاگئیں۔
برائے تعزیت: 0305-5805323:
 - ☆ حلقہ حبیب پنجشیر خواجہ جنوبی، پشاور غربی کے امیر محمد سعید صاحب کا پوتا وفات پاگیا۔
برائے تعزیت: 0300-0302485:
 - ☆ حلقہ پنجاب پشاور، شکریلہ کے ملتزم رفیق فتحار حبھی ساس وفات پاگئیں۔
برائے تعزیت: 0345-6012952:
- اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس مانگان کو صبر جیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے ذعاء مغفرت کی اپیل ہے۔
- اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَأَدْخِلْهُمْ فِي رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْهُمْ حِسَابًا يَسِيرًا**

امیریتیمِ اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(19 تا 22 مئی 2022ء)

جمعرات (19 مئی) مرکزی مجلس علماء کے اجلاس میں آن لائن شرکت کی۔

جمعہ (20 مئی) کو جامع مسجد شادمان ناؤں، کراچی میں اجتماع جمعہ سے خطاب کیا۔

ہفتہ (21 مئی) کی شام کو اکثر غلام مرتضی کے ہمراہ رفقاء سے 50 منش آن لائن سیشن ہوا۔ راست کو لا ہوئی۔ آمد ہوئی۔

تووار (22 مئی) کو قرآن آذیوریم میں منعقدہ سینیار کی صدارت کی اور صدارتی خطاب فرمایا۔ اسی شام کو کراچی واپسی ہوئی۔ بعد ازاں معمول کی مصروفیات رہیں۔

نائب امیر صاحب سے تنظیمی امور کے حوالے سے مسلسل رابطہ رہا۔

یہ پاکستان کی تاریخ کا المناک تین پہلو ہے کہ ہمارے ہاں سودی نظام پوری دھنائی کے ساتھ جاری و ساری ہے۔ حالانکہ بانی و معمدار پاکستان نے کم جواہی 1948ء کو میثیت بینک کا افتتاح کرتے ہوئے واضح طور پر فرمایا تھا کہ: "میں بینک کے تحقیقی شعبے کا کام کوڈا تی طور پر باریک بینی سے دیکھوں گا کہ وہ ایسا بینکنگ نظام وضع کریں جو اسلام کے معاشری اور معاشی نظام زندگی سے ہم آہنگ ہو۔ مغرب کے معاشری نظام زندگی نے انسانیت کے لیے لاخیل مسائل پیدا کئے ہیں۔" لیکن ہم نے اللہ اور رسول ﷺ کے غلطیبیت کے واضح احکامات کے ساتھ ساتھ بانی پاکستان کے اس تاکیدی حکم کو بھی نظر انداز کر کے سودی میثیت کو ملک کے لیے ناگزیر قرار دے رکھا ہے۔

آج اسی سودی نظام کی وجہ سے ہم آئیں ایم ایف اور ولاد بینک کے غلام بن پچھے ہیں اور معاشی پالیسی کے ضمن میں ان کے ہر حکم کو مانے کے پابند ہیں۔ جس کی وجہ سے پاکستان کی آبادی کا بہت بڑا حصہ خط غربت سے

منہج الدین گورنمنٹ پی ائی آئی کے لانگ مارچ کے خلاف سخت اقدامات کر کے جمہوری روپوں اور آئی گئی حکومت کی خلاف جمہوری گی
مرکب ہو گئی ہے جس کی وجہ سے سنتی اسلامی چالوں کا انسان ہٹالا یہ پیگ مردا

بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کے بقول چونکہ پاکستان اسلام کی بنیاد پر بنتا ہے اس لیے مسلمانوں پاکستان کا معاملہ بڑا عجیب ہے کہ
اگر وہ پاکستان کی حفاظت کریں گے تو گویا اپنے دین کی حفاظت کریں گے اور یہ آخری نجات کا بھی باعث ہوگا: رضاء الحق

حقیقی آزادی مارچ کا ڈر اپ سینے کے موضوع پر

حالات حاضرہ کے منفرد پروگرام "زمانہ گواہ" میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہار خیال



کی کوشش کی جائے۔ جہاں تک سری لنکا کے حالات کا تعلق ہے تو سری لنکا کی میഷٹ پاکستان سے اتنی بڑی نہیں تھی بلکہ شاید بہتر ہو البتہ پاکستان کی کافی بڑی ہے کیونکہ پاکستان بڑا ملک ہے اور عسکری حفاظت سے ایسی ملک بھی ہے۔ لیکن سری لنکا کا جھوٹا ملک ہے اور سڑپیٹ کی اہمیت بھی کم رکھتا ہے۔ فرق یہ تھا کہ وہاں پر 2007ء سے ایک ہی خاندان کی اجاری داری تھی کیونکہ وہاں کی حکومت اور اداروں کے بڑے عبديے اس خاندان کے پاس تھے۔

حتیٰ کہ دو بڑے میڈیا یا سوسیال میڈیا میں تھے لہذا اسری لنکا کے حالات پاکستان سے بالکل مختلف تھے۔ پاکستان میں عدم اعتماد کی تحریک کے بعد جو حالات پیدا ہوئے ان میں دونوں فریقوں کا قصور رہا ہے۔ ہماری سیاسی تاریخ میں 12 میں کادن بھی آتا ہے جب دکاء کی تحریک میں ریاستی مشینری کا استعمال کرتے ہوئے لوگوں کو نارگش کیا گیا اور بڑی طرح کچلا گیا۔ پھر ان لیگ کے پسلے دور حکومت میں ماذل ناؤن کا واقعہ ہوا جس میں تقریباً چودہ بندے قتل ہوئے تھے۔ پھر عمران حکومت میں تحریک لیکیں والوں کے ساتھ بھی ایسا ہوا۔ پھر عمران خان کے حالیہ دھرنے کے خلاف بھی جو کچھ ہوا وہ ٹھیک نہیں تھا۔ اگر ماضی میں ریاستی مشینری کا غلط استعمال کرنے کے ذمہ داروں کو قرار داعی سزادی جاتی تو اچ یہ معاملات پیش نہ آتے۔ پھر ہماری بڑی سیاسی جماعتیں کی لیئر شپ میں ایک پیچ پر رہے ہیں اور دشمنوں کی ساری چالوں کو ناکام بنایا۔ یہاں تک کہ 2019ء میں امریکہ کی نیشنل سیکورٹی کی پالیسی میں پاکستان اور یوکرائن کو بریکٹ کیا گیا تھا کہ جیسے یوکرائن میں معاملات ہیں پاکستان میں بھی اس طرح

ہوتا۔ حکومت ریڈیزون کو مکمل طور پر بند کر لیتی، کوئی اس طرف نہ آسکتا۔ باقی اسلام آباد میں کیا ہو جانا تھا ایک دن لوگ پیٹھ کرو اپس چلے جاتے۔ حکومت کے اس اقدام کی وجہ سے دونوں طرف سے لوگ جاں بحق ہوئے جو بہت بڑا نقصان ہے۔ حکومت کسی کی بھی ہوا سے ایسی صورت حال سے پہنچا چاہیے۔ میں اس معاملے میں کہوں

سوال: موجودہ حکومت نے پیٹی آئی کے لانگ مارچ کو کوئی باقتوں سے روکنے کی کوشش کیوں کی؟

ایوب بیگ مرزا: اگر ہم پاکستان کی سیاسی تاریخ کا مطالعہ کریں تو بہت سی چیزیں مایوس کن دکھائی دیتی ہیں لیکن اس کے باوجود ہم پاکستان سیاسی طور پر جمہوریت کی طرف کافی حد تک بڑھا ہے۔ پہلے احتجاج، دھرنے وغیرہ جیسی چیزیں بالکل ناقابل قبول تھیں۔ خاص طور پر

ایوب خان کے مارش لاء کے بعد جب لوگوں نے سیاسی بیانات بھی دینے شروع کیے اور مظاہرے اور جلسے جلوسوں کا سلسلہ بھی شروع ہوا تو آہستہ آہستہ جمہوریت نے یہاں پاؤں جائے ہیں۔ نواز شریف کے دور میں بنے نظیر نے

لانگ مارچ کیا تھا تو نواز شریف نے بڑے سخت اقدامات کیے تھے اور تمام ذرائع ابلاغ بند کر دیے تھے۔ لیکن جب 2014ء میں عمران خان نے نواز شریف ہی کے دور حکومت میں دھرنادیا تو نواز شریف کاروباری جمہوری تھا۔

بہر حال جمہوریت پھر ہم پر غالب آئی گئی اور ہمارے لیے جمہوریت کے سوا گزار نہیں تھا کیونکہ دنیا اس طرف جا چکی تھی۔ عمران خان کے دھرنے کے بعد بہت دھرنے میں ہوئے، مولانا فضل الرحمن نے بھی پندرہ بیس دن پر اسکے دھرنادیے رکھا۔ پھر بادل بھٹو نے حال ہی میں لانگ

مارچ کیا ہے وہ بھی پر امن رہا۔ لیکن تحریک انصاف کے حالیہ دھرنے کے خلاف حکومت نے جمہوری روپوں کو پھر کچل دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ حکومت سے بہت بڑی غلطی ہوئی ہے کہ انہیں اتنے سخت اقدامات نہیں کرنے چاہئیں تھے۔ جتنی زیادہ تعداد میں بھی لوگ آجاتے تو کیا

مرتب: محمد رفیق پودھری

گا کہ حکومت نے وزیر داخلہ کے لیے غلط آدمی کا چنان کیا جس کی روپیٹش پہلے سے ہی خراب تھی۔

سوال: کیا پاکستان میں سیاسی اور معاشری کشیدگی کی وجہ سے سری لنکا میسیسی حالات پیدا ہوئے کا خدشہ ہے؟

رضاء الحق: بہت سے تجزیہ نگاروں اور سیاستدانوں نے کہا ہے کہ خدشہ ہے کہ پاکستان میں سری لنکا والے حالات بن سکتے ہیں۔ لیکن جہاں تک امریکہ کا تعلق ہے تو پاکستان کو کمزور سے کمزور کرنا اور یہاں پر خانہ بنگی پیدا کرنا اس کی بہت پرانی کوشش ہے۔ خاص طور پر جب وہ افغانستان، عراق، شام اور لبیکا میں ایسی سول وار کاروباری تھا اس وقت سے اس کی کوشش تھی کہ پاکستان میں بھی سول وار کروائی جائے۔ لیکن الحمد للہ! ہماری سیاسی و مذہبی جماعتیں، عوام اور ہماری اسٹیبلشمنٹ اس معاملے میں ایک پیچ پر رہے ہیں اور دشمنوں کی ساری چالوں کو ناکام بنایا۔ یہاں تک کہ 2019ء میں امریکہ کی نیشنل سیکورٹی کی پالیسی میں پاکستان اور یوکرائن کو بریکٹ کیا گیا تھا کہ جیسے یوکرائن میں معاملات ہیں پاکستان میں بھی اس طرح

ان معاملات کو tackle کرتی رہی ہیں۔ ابھی بھی لانگ مارچ پر امن طور پر ختم ہو گیا اور تصادم کا معاملہ نہیں بنایا جو اچھی صورت حال کا پیش نہیں ہے۔

سوال: اپنی قریب میں مولانا فضل الرحمن نے لانگ مارچ کیا جس کا نام آزادی مارچ رکھا تھا۔ ابھی پیٹی آئی بری طرح متاثر ہو چکی تھی۔ کراچی کے عین ایکشن میں پیٹی آئی کی پوزیشن پانچوں نمبر پر تھی لیکن آج کراچی کی عوام ان کے لیے ماریں کھارہی ہے۔ اس کی وجہ سے عمران خان کی سماں نہیں ہے بلکہ امریکہ کے اس عمل پر عوام کا جاگ اٹھا ہے۔ اللہ کرے کہ اس کے ثبت تباہ نہ کلیں۔

سوال: امریکہ کی مداخلت کا انتخابات کے مطالبے کے ساتھ کیا تعلق ہے؟

دینی جماعت کے کارکن اس احصوں پر میدان میں آئیں گے کہ ہم خون دینے کے لیے تیار ہیں خون لینے کے لیے نہیں۔ اسی میں پھر خاموش اکثریت کی حمایت حاصل ہو گی اور پھر کامیابی کے امکانات بھی بڑھ جائیں گے۔

سوال: جس پر پاور کی ایک بات کہ رہے ہیں اس نے داخلی سطح پر کچھ لوگوں کے ساتھ میں کامیابی کی ہے۔ پھر اس پر پاور کی اس حوالے سے ایک تاریخ ہے۔ اگر ایک باہر کی پرسپاور ہمارے داخلی معاملات میں اتنی مداخلت کرتی ہے کہ حکومت تبدیل کر سکتی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ہم ابھی آزادی نہیں ہوئے، ابھی ہم دوسروں کے محتاج ہیں۔ ابھی کچھ تو قسم ایسی ہیں جو عوام کی مرثی کے خلاف کام کرتی ہیں، عوام کی مرثی کے خلاف حکومتیں بدل دیتی ہیں۔

سوال: جس پر پاور کی آپ بات کہ رہے ہیں اس نے تو یہی شہارے ساتھ کیا کیا اس دفعہ کیا انی بات تھی؟

ایوب بیگ مرزا: یہ پر پاور اس سے پہلے اس طرح کے کام خفیہ انداز میں کرتی تھی کہ نہ وہ مانتے تھے نہ ہم مانتے تھے تو کام چلتا ہتا تھا۔ لیکن اب یہ فرق پڑا کہ اس نے کھلم کھلام مداخلت کی ہے اور اعلانیہ ڈنکے کی چوٹ پر ایسا کیا ہے کہ نکناہ اب وہ پرسپاور بہت زیادہ مکنبر ہو گئی ہے اور وہ اس طرح کے اقدامات کر کے ان کا اظہار کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتی۔ وہ مری طرف ہم کمزور سے کمزور تر ہو گئے ہیں، ہم مظلوم، مقرض سب کچھ ہو گئے ہیں۔ چنانچہ اگلا کہتا ہے کہ میں نے ان کے ساتھ یہ برا سلوک کیا ہے، یہ اسی قابل ہیں۔ اس پر پاور کا یہ انداز ہے۔ امریکیوں نے عدالت میں کہا تھا کہ پاکستانی تو وہ اگر ایکشن ہو جاتے ہیں اور عوام اگر خود ہی موجودہ حکمرانوں کو منتخب کر لیتے ہیں تو پھر کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن غیر ملکی مداخلت کے نتیجے میں ایسی حکومت نہ آئے۔

ایوب بیگ مرزا: ایکشن کے dynamics بالکل ندانے خلافت لاہور پر ٹیکنیکی معاشرے کا عالمی میں یہ تسلیم کیا ہے کہ سابق وزیر اعظم عمران نے تو قوی اسلامی میں یہ تسلیم کیا ہے کہ سابق وزیر اعظم شہباز شریف

الگ ہوتے ہیں اور جلوں کے بالکل الگ ہوتے ہیں۔ کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ چونکہ عمران خان کے جلوں میں بڑے لوگ اتر رہے ہیں لہذا اس کی جیت یقینی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر عمران خان کے سیاسی حریف انتخابات جیت جاتے ہیں تو عوام بالکل مطمئن ہو جائیں گے ان کے اوپر سے اپورنڈا لیبل اتر جائے گا۔

سوال: عمران خان کا ایک اندر وون ملک بیانیہ سامنے آیا اور پھر ساتھ ساتھ ایک بیرون ملک بیانیہ بھی سامنے آیا۔ حال ہی میں عمران خان نے کی این این کے اثر یو میں کھل کر امریکہ پر تقدیم کیا یہ روئینا مناسب نہیں ہے؟

رضاء الحق: یقیناً عمران خان نے ملکی بیانیہ کے ساتھ ساتھ عالمی بیانیہ ترتیب دیا ہے اور انہوں نے بہت جارحانہ انداز سے اس کو بیان بھی کیا ہے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی امریکہ نے کس طرح ان کے خلاف سازش کی۔ کچھ کالم نگاروں نے کہا ہے کہ یہ بات پاگل پن (paranoia) پر اونا یا تک پہنچ جاتی ہے۔ اصل میں ملکوں کی تاریخ میں کچھ ایسے لوگ آیا کرتے ہیں جو بساوقات اپنے ملک کی روایتی سیاست کے بت کو پاش پاش کر دیتے ہیں۔ امریکہ کی تاریخ میں اس طرح کی مثل ہر مرتقاً، وہ جو بات کہنے والی ہوئی تھی وہ منہ پر کہہ دیتا تھا۔ یہی معاملہ عمران خان کا ہے کہ کم مرتبہ وہ بہت زیادہ سوچے بغیر ہی کوئی بات کہہ دیتے ہیں۔ یعنی وہ کوئی سوچ بچا رہیں کرتے کہ اس کے نتائج کیا لگھیں گے۔ ظاہر یہ روایہ نامناسب لگتا ہے لیکن ایسے سیاستدوں کی مثالیں موجود ہیں جو اس انداز سے کامیاب بھی ہوئے اور اپنے ملک کو لے کر آگے بھی گئے ہیں۔

سوال: عمران خان کی لانگ مارچ کی کامل کے بعد منزل پر پہنچ کر اچانک دھرنائیم کرنے کی کیا حکمت ہے؟

ایوب بیگ مرزا: میری نظر میں وہ شخص سیاستدان نہیں ہے جو بہت ہی بارہ لائیں اختیار کرتا ہے اور اس میں چک نہیں ہے۔ سیاست میں انسان کو کسی نہ کسی سطح پر کچک دکھانی پڑتی ہے۔ بر صغیر میں سب سے زیادہ اصولی سیاستدان قائد اعظم محمد علی جناح تھے لیکن انہوں نے بھی جب کیبنت مشن کو تسلیم کر لیا تو ان پر یہ جملہ بولے گئے کہ قائد اعظم پاکستان کے مطالبے سے دستبردار ہو گئے لیکن قائد اعظم بہت بڑے لیدر تھے۔ انہوں نے یہ کام کر کے

انگریز کو کوئی یک طرفہ قدم اٹھانے سے روک بھی دیا جب دوسری طرف سے پہنچت نہرو کے منہ سے ایک جملہ نکلا تو رد عمل میں قائد اعظم نے دوبارہ پہلا موقف اختیار کر لیا۔ عمران خان نے بھی چھ دن کی مہلت دے کر دھرنہ ختم کر دیا۔ اب اگر موجودہ حکومت دس بارہ دن میں کوئی ایکشن کا اعلان نہیں کرتی تو پھر یہی سمجھا جائے گا کہ عمران خان بری طرح پہپا ہوئے ہیں اور وہ اپنا ہدف نہیں حاصل کر سکے۔ کیونکہ عمران خان نے چھ دن کا اٹھی میٹنگ دیا ہوا ہے۔ اگر اس اٹھی میٹنگ میں کامیاب ہوتے ہیں تو ان کی کامیابی متصور کی جائے گی۔ اگر حکومت ایکشن کی تاریخ دیتی ہے تو پھر مقاہمہ ہوگی اور قوم کی جیت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے اہل پاکستان کو ایک دوسرے کے خلاف خوزیری کرنے سے بچالیا اور دشمنوں کی امیدوں پر پانی پھرگی اور بالخصوص پاکستان کی سکیورٹی کا مسئلہ حل ہو گیا۔

سوال: جمہوری ممالک میں پر امن احتجاج کی اجازت کن شرائط کے ساتھ دی جانی چاہیے؟

ردِ احتجاج: تنظیم اسلامی نظری سیاست اور عملی سیاست میں صرف انقلابی سیاست پر تین نہیں رکھتی ہے۔ انتخابی سیاست پر ہم تین نہیں رکھتے لیکن اس کے اوپر تبصرہ ضرور کرتے ہیں۔ باوشاہتوں اور آمریتوں کی حکومتوں میں حق بہت ہوتی ہے جس کی وجہ سے ان کے پاس احتجاج کی گنجائش نہیں ہوتی۔ پاکستان میں اگرچہ درمیان میں جو ملکی سالمیت کے خلاف ہو۔ بانی تنظیم اسلامی فرمایا ہی چل رہا ہے اور اس میں ایک تسلیم ظرہرا ہے۔ ماشی میں پاکستان میں جب بھی اس طرح کے کشیدہ حالات پیدا ہے۔ اس کی سالمیت کی حفاظت کی جائے گی تو دین کی حفاظت ہوگی جو آخری نجات کا باعث بنے گی۔

3- اسی طرح جسے بیانے پر امن عامہ خراب کرنے کی کوشش والا لانگ مارچ بھی ریڈ لائن کے زمرے میں آئے گا۔ جہاں تک احتجاج کی شرائط کا معاملہ ہے تو ہمارے آئین کی شق 8 سے 28 تک بینا دی انسانی حقوق سے متعلق ہیں اور ان میں احتجاج کا آئینی حق لوگوں کو تحریک کے ذریعے نصadem کا مرحلہ آتا ہے۔ موجودہ حالات میں تنظیم اسلامی کے لیے کیا سبق ہے؟

سوال: تنظیم اسلامی انقلابی سیاست کی دعوت دے رہی ہے۔ اس کے آخری مراد میں پر امن احتجاج کرتے ہیں اور برطانیہ میں لندن کے باہمی پارک میں لوگ اکثر احتجاج کرتے ہیں۔ جب عراق کے اوپر امریکہ نے مراد میں۔ پہلا مرحلہ کسی نظریے کو قبول کر لینا۔ دوسرا مرحلہ کا اعلان کیا تھا اور برطانیہ نے اس کا ساتھ دیا تھا تو

تقریباً ایک ملین لوگوں نے وہیں پر آ کر احتجاج کیا تھا۔ **سوال:** کسی جگہ کھڑے ہو کر احتجاج کرنا اور دوسرے پر احتجاج کا پریشرڈانا اور ڈمکیاں دینا کہ ہم جو بات کہہ رہے ہیں وہاں کیا ہے دونوں الگ چیزوں میں؟

ردِ احتجاج: برطانیہ میں یہ روایت ہے کہ اگر کسی کے خلاف تحریک عدم اعتماد کا میاں ہوتی ہے تو وہاں فوری نئے انتخابات کرائے جاتے ہیں۔ البتہ اس روایت کو 2011ء سے 2021ء تک ختم کیا گیا تھا جس کی وجہ سے انہیں بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑا تھا چنانچہ اب وہی روایت انہیں دوبارہ بحال کرنی پڑی۔ اس روایت کی حکمت یہ ہے کہ ملک میں انتشار نہیں پیدا ہوتا اور ملک میں معاہمہ ہوگی اور قوم کی جیت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے اہل پاکستان کو ایک دوسرے کے خلاف خوزیری کرنے سے بچالیا اور دشمنوں کی امیدوں پر پانی پھرگی اور بالخصوص پاکستان کی سکیورٹی کا مسئلہ حل ہو گیا۔

سوال: جمہوری ممالک میں پر امن احتجاج کی اجازت

کے لیے ہیں اگر ان کے ساتھ اللہ کے دین کا معاملہ جڑ جائے تو اس اپ رائز نگ میں مزید نکھار آ سکتا ہے۔ یعنی ایک ایسا سیلا ب آئے کہ جو باطل کو بہا کر لے جائے اور اس میں کسی قسم کی خوزیری بھی نہ ہو۔ لیکن اس کے لیے پہلے سارے مراد کو طے کرنا بہت ضروری ہے۔ حالیہ احتجاج میں تحریک انصاف کے کارکنوں کو جس طرح روکا گیا اور ان پر شیلنگ کی گئی تو دینی جماعت کو اس سے زیادہ تکالیف کے لیے اپناہ ہن بنانا چاہیے۔ دینی جماعت کے کارکنوں اس اصول پر میدان میں آئیں گے کہ ہم خون دینے کے لیے تیار ہیں لیکن کسی کا خون نہیں کریں گے۔ اسی میں پھر خاموش اکثریت کی محاذیت حاصل ہو گی اور پھر کامیابی تینی ہو گی۔ ان شاء اللہ



قارئین پروگرام "زمانہ گواہ ہے" کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جا سکتی ہے۔

قولِ زریں

اچھے وقت سے زیادہ اچھا دوست
عزیز رکھو کیونکہ اچھا دوست برے
وقت کو بھی اچھا بنا دیتا ہے۔

جھوٹ پر بچ کی فتح

بدر کی جنگ اسلام کی تاریخ میں گھسان کی جنگ تھی۔ اس میں مشرکین کے بڑے بڑے سرداروں کا فیصلہ ہو گیا تھا اور ان کے قدموں کے یہیچے سے زمین نکل گئی تھی اور وہ میدان بدر میں ڈھیر ہو گئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی قلت اور دشمنوں کی کثرت کے باوجود انہیں فتح سے ہمکارا فرمایا تھا۔

ادھر میدان بدر میں حضرت اوس بن ثابت رض دین کے شامن کافروں سے جہاد کی معموقات اخبار ہے تھے اور ادھر سیدہ ام کجہ رض تیزی سے اپنے گھر میں اور یہ چند گھنٹیوں کی بات تھی کہ ان کے ہاں ایک بیٹی پیدا ہوئی جسے سیدہ ام کجہ رض نے خوشی اور فرجت کے ساتھ قبول فرمایا۔

جنگ بدر اور ایمان کے درمیان ایک خون ریز معرکہ تھا۔ اس میں اللہ تعالیٰ اور انسانیت کے دشمنوں کو شکست فاش ہوئی تھی۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے نور (اسلام) کو کمل کرنا چاہتا تھا چاہے مشرکوں کو ناگوار گزرے۔ اس معرکہ میں بڑے بڑے مکروں کے سر جگ کرنے لگے اور انسانیت سے لڑنے والے ذلیل ہوئے اور انہوں نے اپنے پیروکاروں کو طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا کر دیا اور

بڑے بڑے سردار ابو جبل، عتبہ، شیبہ (ربیعہ کے دونوں بیٹیے) اور ابی بن عقبہ، امیہ بن خلف اور عتبہ بن امیل معیط اور تمام دوسرے نادان اور گمراہ میدان جنگ میں قتل ہوئے اور پھر ایک گڑھ میں ڈال دیئے گئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول سلیل صلی اللہ علیہ وسلم اور مونین کے لیے نصرت کا وعدہ کیا تھا، اسے پورا کر دکھایا اور اس فتح کی خبریں فوراً مدنیہ منورہ تک پہنچ گئیں اور اہل مدنیہ اللہ تعالیٰ کے فاتح شکر کے استقبال کے لیے مدینہ پاہر نکل اور عورتیں بھی پاہر آئیں کہ کوئی اپنے باپ کو دیکھے اور کسی کی یہ خواہش تھی کہ ویکھیں اس کے بھائی کے ساتھ کیا گزری اور کوئی خاتون اپنے بیٹے کو دیکھئے آئی تھی۔

مرد جاہد حضرت اوس بن ثابت کی واپسی

انہی خواتین میں سیدہ کجہ رض بھی اپنے شہر کی واپسی کی امید میں جا رہی تھیں تاکہ ان کے شہر اپنی اس خوبصورت بیٹی کو دیکھ لیں جو ان کی غیر حاضری میں پیدا ہوئی تھی لیکن کیا ایسا ہو سکے کہ اور یہ بہادر جمجدیدن مدنیہ منورہ کی طرف جماعت در جماعت اور فرد افراد اچلے آرہے تھے اور سیدہ ام کجہ رض ان کے چہروں پر بغوہ کھیٹیں کہ کہیں ان کا شاہ سوار شہر دکھائی دے لیکن بے چینیاں ان کے اندر رینگ رہی تھیں اور طرح طرح کے دوسرے سر اخبار ہے

سیدہ اُم کجہ انصاریہ رض عنہا

فرید اللہ مردود

سیدہ ام کجہ انصاریہ عالم فاضل خواتین میں ایک تھیں۔ ان کی شادی اوس بن ثابت الانصاری رض سے ہوئی اور یہ تن عذری بن عمرو بن ماک میں سے تھے۔

ان کا نسب نامہ مدینہ منورہ میں نجاح قیلے تک پہنچا ہے۔

جناب اوس بن ثابت رض ان لوگوں میں سے تھے جو باقی قوم کے دوسرے اشراف کے ساتھ دوسری گھانی کی بیعت

میں شامل ہوئے تھے اور انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میدان بدر کی طرف جا رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے شوہر کی حوصلہ افرائی کی اور ان سے نیبیں کہا کہ آپ مجھے کس کے پسروں کے جا رہے ہیں کیونکہ انہیں یہ شعور تھا کہ اللہ تعالیٰ اور مددگار ہے اور کافروں کا کوئی ساتھی اور مددگار نہیں۔ انہوں نے اپنے خاوند اور مسلمانوں کے لیے فتح اور سلامتی کے ساتھ کامیابی اور فاتح ہو کر واپس آئنے کی دعا فرمائی۔

لیکن ایک بات تھی جو وہ کہنے سے بچ پکاری تھیں اور آخر کار وہ بات زبان پر لے آئیں۔ کہنے لگیں میری خواہش ہے کہ میں بھی تمہارے ساتھ مشرکین کے ساتھ جہاد کرنے نکلوں اور میں بھی تمہاری طرح جہاد کا ثواب حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاؤں تاکہ ہم دونوں برابر ہو جائیں۔ یہ سن کر جناب اوس رض صرف مسکرا کر رہے گئے اور سیدہ ام کجہ رض سے فرمائے گئے، اری ام کجہ کیا تو بھول گئی ہے کہ تو حاملہ ہے اور یہ تیر آخیری مہینہ ہے۔ اس صورت میں تمہارا ہمارے ساتھ میدان جنگ میں جانا مناسب نہیں ہے اور پھر تمہاری غیر حاضری میں ہماری بیچھے رکھے گا اور جب کہ میرا جہاد تمہارے لیے کافی ہو گا۔ اس لیے کہ میں جہاد میں معمول سے بڑھ کر کوشش کروں گا اور مجھے دہرا تو اواب ملے گا۔ جس میں آدھا میں تجھے دے دوں گا۔ بتا دا بتم کیا کہتی ہو۔

اوہ تم بڑے اپنے آدمی ہوتم ہر وقت اپنی بیوی کی خوشی چاہتے ہو اور اپنی بیٹی کا بھلا سوچتے اور انہیں خوش رکھنے کی کوشش کرتے ہو اور ان پر کوئی غم نہیں آئے دیتے اور پھر سیدہ ام کجہ رض مسکرا کر رہ گئیں اور انہیں نیک دعاوں مکمل ہے یا کھجور کے چھوٹے پتے کر بیٹھ جاتیں تاکہ جو کے ساتھ رخصت کیا۔

سیدہ ام کجہ رض دوسری خواتین کے ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجموعیں میں ایک دوسرے کے شریک رہتے۔ اس طرح سے انہوں نے اپنے دین کی عمرت مضبوط ستوں پر کھڑی کی تھی اور اسے نور ایمان سے محکم بنایا تھا۔

سیدہ ام کجہ رض دوسری خواتین کے ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجموعیں اور ساقی اور دوسرے کے ساتھ ہوتیں اور پوچھتے۔ یہی بیوی طرح اسلام کے پابند تھے۔ یہی بیوی شہر کی فرمابانی پر شوہر تھی اور شوہر بھی اپنی دعویٰ کے حقوق اپنی طرح سے پچانتے اور ان کی پوری قدر کرتے اور دنیا کے راحت اور ارام میں ایک دوسرے کے شریک رہتے۔ اس طرح سے انہوں نے اپنے دین کی عمرت مضبوط ستوں پر کھڑی کی تھی اور اسے نور ایمان سے محکم بنایا تھا۔

ان دونوں کو اللہ تعالیٰ نے زمانہ جاہلیت میں ایک لڑکی عطا فرمائی تھی اور بوجوہ اس کے کہ اس وقت لڑکیوں کو زندہ دفن کر دینے کا عام دستور تھا لیکن ان دونوں میاں بیوی نے طے کیا کہ اس لڑکی کو زندہ رکھیں گے اور اسے زندہ درگور ہر گز نہیں کر سکے۔

ذوقِ عبادت

ام کجہ رض جب نماز کی ادا بگی اور گھر کے دوسرے کام کا ج سے فارغ ہوتیں تو چڑیے کے چھوٹے چھوٹے مکمل ہے اور پھر سیدہ ام کجہ رض مسکرا کر رہ گئیں اور انہیں نیک دعاوں کے ساتھ رخصت کیا۔

تھے۔ یہ خیالات اور خطرناک وسوسے سیدہ ام کجہ نبھا کو
گھیرے ہوئے تھے۔

ابھی تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ دسوں کے تمام بادل
چھٹ گئے اور سامنے سے انہیں اپنے شوہر آتے دکھائی
دیے جو قدم بڑھاتے ہوئے اپنی بیوی اور بچی کی طرف
آ رہے تھے تاکہ وہ انہیں اپنی شفقت اور عنایت سے
ڈھانپ لیں۔ حضرت اوس نبھتی کی آرزو تھی کہ اللہ تعالیٰ
انہیں بینا عطا فرمائے لیکن اللہ کریم قادر مطلق ہے جسے
چاہے بینیاں دیتا ہے اور جسے چاہے بینے عطا فرماتا ہے۔ یہ
اللہ تعالیٰ کی ذمیں ہے جسے چاہے جو دے اور جو اللہ تعالیٰ کی
عطایاں کو اسے خوشی سے قبول کر لینا چاہے کہ وہ
زبردست اور عطا کرنے والا ہے۔

تو اس طرح سے حضرت اوس نبھتی اپنے خاندان
سے آٹے اور انہوں نے اپنی بچی کو اپنے بینے سے لگایا اور
اس پر شفقتیں نثار کیں اور پیار سے چوما۔ سیدہ ام کجہ نبھا
بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی عاجزی کا اظہار کرنے لگیں
اور مسلمانوں پر اس کے فضل و کرم کا اور شوہر کے صحیح سامن
فائز ہو کر لوٹ آئے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے لگیں۔
جب حضرت اوس نبھتی نے کچھ آرام کر لیا تو انہوں نے سیدہ
ام کجہ نبھا کے حضرات صحابہ کرام نبھتی کے میدان جنگ
میں مجاہدوں کے کارنے سے اور کافروں کی شکست کا بیان کرنا
شروع کر دیا کہ کس طرح سے کافروں کو ذلت اٹھانا پڑی
اور کفر اور گمراہی کے بڑے بڑے ستون مسلمانوں کے
ہاتھوں زمین پر گر کر چلتا چور ہو گئے۔

سیدہ ام کجہ نبھا کی غزوہ احمد میں شمولیت

اور ان کے دل کو تسلی تھی کہ اللہ تعالیٰ ظلم نہیں ہونے دے گا،
کیونکہ اس کے اچھے ناموں میں سے ایک نام العدل ہے،
یعنی نہایت انصاف کرنے والا تو اس بارے میں اللہ تعالیٰ
کی طرف سے یقینی آئیات نازل ہو گئیں۔ ”جو مال مان
باپ اور رشتہ دار چھوڑ مریں چھوڑ اہو یا بہت اس میں مردوں
کا بھی حصہ ہے اور عروتوں کا بھی یہ ہے (اللہ کے) مقرر
کیے ہوئے ہیں اور جب میراث کی تقسیم کے وقت (غیر
وارث) رشتہ دار اور میراثیم اور متاج آجائیں تو انہیں بھی اس
میں گھٹے چلے گئے اور سیدہ ام کجہ نبھا کی نظر وہ ایسے
ہے کچھ دے دیا کرو اور شیریں کلامی سے بیش آیا کرو
اور ایسے لوگوں کو درنا چاہیے جو (ایک حالت میں ہوں کہ)
اپنے بعد نفع نہیں پہنچ چھوڑ جائیں اور ان کو ان کی نسبت
خوف ہو (کہ ان کے مرنے کے بعد ان بے چاروں کا کیا
حال ہو گا) پس چاہیے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈر ریں اور
معقول بات کہیں۔ جو لوگ تھیوں کا مال ناجائز طور پر
کھاتے ہیں۔ وہ اپنے بیٹوں میں آگ بھرتے ہیں اور وہ
دوزخ ڈالے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے
بارے میں تمہیں ہدایت فرماتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو
لڑکیوں کے حصہ کے برابر ہے اور اگر میریت کی اولاد صرف
لڑکیاں ہی ہوں (یعنی دو یا) دو سے زیادہ تو کل تر کے میں
ان کے دو تباہی اور اگر صرف ایک لڑکی ہو تو اس کا حصہ نصف
اور میریت کے مال باپ ہی اس کے دارث ہوں تو ایک تباہی
مال کا حصہ اور مرنے والے کے بھائی بھی ہوں تو مال کا چھٹا
 حصہ (اور میریت کے ترک) کی یہ تقسیم وصیت (کی تکمیل)
کے بعد جو اس نے کی ہوا قرض کے (ادا ہونے کے بعد جو
اس کے ذمہ بولیں میں آئے گی) تمہیں معلوم نہیں کہ
تمہارے باپ دادوں اور بیٹوں کو تم میں سے فائدے کے
لحاظ سے کون تم سے زیادہ قریب ہے یہ ہے اللہ تعالیٰ کے
مقرر یہ ہوئے ہیں۔ بیٹک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانے والا
حکمت والا ہے۔“ (النساء: 7-11)

تو جناب رسول اللہ تعالیٰ نے سیدہ ام کجہ نبھا اور
ان کی دنوں بیٹیوں اور بیٹوں کے باپ کے چچا اور بیا
اور اس آدمی سے فرمایا کہ دنوں بیٹیوں کو تیرسا تیرا حصہ
دے دو اور ان کی مال کو مال کا آٹھواں حصہ دے دو۔ جو بچے
جائے گا وہ تمہارا ہے۔

تو کیا آسمانی عدالت کے انصاف کے بعد کسی کو
کچھ اعتراض ہو سکتا ہے؟ (ہرگز نہیں۔) اللہ تعالیٰ سیدہ ام
کجہ نبھا پر اپنی رحمت نازل فرمائے اور انہیں جزاً خیر
عطافرمائے۔ آمین

سیدہ ام کجہ نبھا کے شوہر کی شہادت

میدان احمد میں بہت جلیل القدر صحابہ کرام نبھتی
شہید ہوئے جن میں سید الشہداء حضرت جمیع بن عبد المطلب،
سعد بن ریبیع، عبد اللہ بن عمرو بن حرام، حضرت حنظہ غیل
ملانکہ، عمرو بن الجموع اور انس بن نصر شامل تھے۔ سیدہ ام
کجہ نبھتی نے مشکوں کے مقابلہ میں اپنے شوہر کی شجاعت
اور جنگ جوئی کا مظہر ہو کیا تھا۔ لیکن وہ دشمنوں کی صفوں
میں گھٹے چلے گئے اور سیدہ ام کجہ نبھا کی نظر وہ ایسے
اوجھل ہوئے اس کے بعد وہ انہیں بھی نہ دیکھ سکیں۔ جب
معزک کا ہنگامہ فرمہ ہوا تو انصار خواہیں اپنے مقتنوں کو دیکھنے
نکلیں تو سیدہ ام کجہ نبھتی اپنے شاہ سوار شوہر کو ایک
میدان میں پڑے پاپا کہ ان میں کوئی حس و حرکت نہیں تھی
اور ان کا پاک جسم خون آلوخنا۔ تو وہ اناللہ وانا یا راجعون
پڑھتی ہوئی اور ان کے لیے استغفار کرتی ہوئی دیکھ لیں۔
اب ان کے اندر خوشی اور غم کی جنگ ہو رہی تھی، غم تو اس
بات کا تھا کہ وہ اور ان کی دونوں بیٹیاں خاندانی سہارے
سے محروم ہو گئیں اور خوشی اس بات کی کہ ان کے شوہرنے
شہادت کا مرتبہ پایا ہے۔

سیدہ ام کجہ نبھا کی وجہ سے آیات قرآن نازل ہو گئیں

سیدہ ام کجہ نبھا کو اپنے سے سیدہ شہید شوہر کی جدائی کے
صدے کے علاوہ ایک اور صدمہ پیش آیا کہ حضرت اوس نبھتی
کے چچا زاد بھائی نے آکر ان کا چھوڑا ہوا تمام بال سازہ
سامان اپنے قبضے میں کر لیا اور سیدہ ام کجہ نبھا اور ان کی
بیٹیوں کو بے سہارا چھوڑ دیا، کیونکہ زمانہ جاہلیت کا یہی
خالمانہ دستور تھا کہ مرنے والے کی جائیداد میں سے اس کی
بیوی اور اولاد کو کچھ نہیں ملتا تھا۔

اس لیے سیدہ ام کجہ نبھا جناب رسول اللہ تعالیٰ نبھتی کی
خدمت میں حاضر ہو گئیں اور تمام ما بر حضور اکرم نبھتی کی
کہہ سنا یا تو جناب نبی کریم نبھتی کے نے حضرت اوس نبھتی
کے چچا زاد کو بلا کر مال کے بارے میں پوچھا تو اس نے
عرض کیا اور رسول اللہ تعالیٰ نبھتی اس مال میں اس کا اور اس کی
اولاد کا کوئی حق نہیں۔ نہ یہ گوئے پرسوار ہو سکتی ہے اور نہ
یہ تھیا کہ کارکر دشمن ترے لرکتی ہیں اور زمانہ جاہلیت میں یہ
وہ نہیں کو اپنی مال کے پاس چھوڑا حالانکہ انہیں جنگ
کرنے کی مشق تو نہیں تھی لیکن یہ زخیوں کا دوادر و اور مہم
پئی تیار کرنے کی تو اپنی تھیں اور اس کے علاوہ بیانے
مجاہدوں کو پانی پلا کتی تھیں اور سیدہ ام کجہ نبھا کو جہاد میں
جانے کا نہایت ہی شوق تھا اور اب اپنے شوہر کے ہمراہی
میں احدکی جانب جا کر ان کی آرزو پوری ہو رہی تھیں۔



مرگ خاموشی

عمرہ احسان

amira.pk@gmail.com

بڑھ پچے ہیں جو گناہوں میں بدترین انجام سے دوچار کرنے والا گناہ ہے، مگر لبرلزم، سیکولر ازم کا پرچار اور دنیا پرستی کا وائز قوم کو بے حسی اور شفاقت فلی میں جلا کر چکا ہے۔ گناہ، ثواب، آخرت کا حوالہ کہیں نہیں ہے۔ خصوصاً

زمین پر ناجائز قبضہ کتنا ہونا کہ ہے، حدیث ملاحظہ فرمائیے: ”جس شخص نے کسی کی ایک باشست زمین پر بھی تا حق قبضہ کر لیا قیامت کے دن سات طبق زمین کا طوق اُس کے گلے میں پہننا یا جائے گا۔“ (بخاری، مسلم) یاد رہے کہ ایک مکعب میٹر سین کا وزن تقریباً 1500 کلو گرام ہوتا ہے۔ پناہ بند! گھر تو واپس جانا ہے۔ اپنا حساب خود چکانا ہے۔

علم یہ بھی ہے کہ اسلام صرف سادہ لوح عوام کو بہلانے کا ایک ذریعہ بنا دیا گیا ہے۔ اس کا تذکرہ ہر یوں کی ضرورت اور مجبوری ہے۔ عملی زندگی سے حقیقی اسلام کا کوئی گزیر ان سیاست دانوں کے ہاں نہیں، الاما شاء اللہ! عوام کی عقل سے سر عالم کھیلنے کی حد تو قسم موری کا وہ کلپ ہے جس میں وہ عمران خان کے کان میں تقریر کو ”اسلامی چیز“ دیتے اور حضور ﷺ نے ہم بارے بات کرنے کو کہتے ہیں۔ فوراً بختے باروں، موسیقی کے بیچ چھوٹا سا وقفہ کر کر خان صاحب کھنکھار کر جائے: ”میں نبی کریم ﷺ کے ہوں، خود کو عاشق رسول کہتا ہوں۔“ نمازوں سے قارغ چلے جاؤں، اذانوں کے مقابل چلتے، یہ اعلان فرم کر باروں کا سلسہ پیروکار اور عاشق کے ہاں دوبارہ شروع ہو گیا! اسلام کو معاف ہی رکھیے۔

آئی ایم ایف کے سودی قرضوں کے پیچھے ہر حکومت بیشمول خان صاحب بیوانہ اور لیکی۔ اسلام تو وہیں (سود کے بھنوں) دھرے کا دربارہ گیا۔ یہ ترقی کا شطانی سین میں معاشی خوشحالی کے نام پر پڑھتے عمریں بیت گئیں۔ ”شجرة الخلد“ داعی زندگی عطا کرنے والا، سودی قرضوں سے لدار دخت! اور آئی معاشری جو کبھی زکل نہ ہو، کامیں جس سے الیں نے اولین جہان سے دیا تھا، آج وہی ہمیں اس قرضوں کی دلدل میں اتار چکا ہے۔ مغرب کی معاشی غلائی ہیں شرمناک مطالبات قبول کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ اسرائیل سے جو ”یہک ذور سفارتکاری“ آئی، جی او کے نام پر پاکستانی وفد کے درمیں کی چل رہی ہے وہ خطرے کی علامت ہے۔ سودی

کی مد میں بہتا مال، سمجھی پر بند باندھنا ہو گا۔ یہی قرضہ لے کر کریا ایک صحنی قوت بن کھڑا ہوا، جو ہمارے ہاں بدعنوی کی نالیوں میں بہہ گئے۔ غرض یہ کہ سودی قرضہ اور آئی ایم ایف کا فتحجہ، عوام پر لادنے اور گرد دبانے کے کام نہ آئے۔ مرے کو مارے شاہدار ارجمند کریں گوام کی حالت زار پر جو اپنی سادہ لوچی سے آپ سب کے جلد بھرنے کے لیے دو وقت کی روٹی، قلیل یومیہ معادھت پر کرانے کے متو بھے ”عوام کا سمندر“ بنانے پلک کچھ کر آجائے ہیں۔ نفرے کا دینے ہیں، آگ لٹا کر یہاں نکال لیتے ہیں۔ حقائق کتنے تھیں یہیں بقوی میویت، خود تھاری اور سلامتی کو وہ کیا جائیں۔ ترقیاتی منصوبے، ڈیم بناۓ کی شدید ضرورت سے مکمل اعراض کی انہیں کیا جرہ۔ آپا یہی چھوڑا اب تو آب نوٹی کے بھی لالے پڑے ہوئے ہیں۔ دریاؤں کے منہ پر خشکی کی پیچے یاں جو ہوئی ہیں، دھوں اور اب 20 لاکھ افراد لانے کی دھمکی ہے۔ اگرچہ پلے بھی دھمکیوں کے غبارے کی ساری ہواں لکل گئی۔ مساواں کے کرکیوں سے یہیں ڈھنے، پیڑوں بھری بوتلیں، غلیڈوں میں بھرنے کو شیخے کے ٹھوں سروڑ مٹھے چلانے والے،

گھبراو جاؤ کری پر بخاوا دلا جبوجوی حق بخوبی استعمال کر گئے! خود اعتمادی کا یہ عالم تھا کہ شہر میں پورے نظریے سے یہ جملہ اور تھے۔ شہری ڈم سادھے گھروں میں دبکے بیٹھتے تھے۔ بند پاز جھکہ کھلا پھر رہا تھا، جسے ملکی آزادی، اسلام آباد کرنے اور خانہ جگی کی تیاری ہے؟

قوم شہود کے 9 فادی سلسلے بحق تجارتی فاد کے مرکب، ناکے لٹا کر لونے والے تھے۔ آج عوام کا ناطق ایسی ہے تو یہ لوٹ مارنے بند کر رکھا ہے۔ کل ان کا یہ خیال تھا کہ دنیا وی ترقی تو جھوٹ، بے ایمانی، بے اخلاقی کے بغیر مکن نہیں۔ ایمان داری سے دنیا بر باد ہوئی ہے! آج جاہیت شعار ادا اقدامات کی ضرورت ہے۔ حکومتی الی تلے (جو ہر در میں جاری رہتے ہیں) شرخ چیاں، تریخیں و آرائش، دعویوں، سیر پاؤں، سیاہتوں، بھاری بھر کم پار یہاں اخراجات، مشاہرے۔ غیر پیداواری اخراجات

مرزا غالب نے کہا تھا: ”ع زبان، الہ زبان میں ہے مرگ خاموشی۔ ہم کم دبیش ڈیڑھ ماہ خاموشی کا قتل عام بیکھتے رہے۔ اب چند دن سکون و عافیت میں رُخی خاموشی کی مردم پتی ہوتی رہی۔ چھ دن کا اٹی میٹم ختم ہونے کے بعد اب اللہ ہماری سماعتوں کو عافیت میں رکھے۔“ وہمکیاں بدستور جاری ہیں: ”یہیں بھیں گے، ہم کسی صورت موقف سے پیچھے نہیں ہیں گے۔ اب لگل تو داہی نا ملکن... حق نہ ملا تو چھین کر لیں گے!“ (آزادی مارچ قرار دیا تھا خاموشی کے اس جنمازے کو۔) کشیر یوں کا تعریف ”هم چھین کے لیں گے آزادی“ پر انہوں نے قبضہ جمالیا۔ موجودہ حکومت، ہماری حکومت کے متراوٹ ہو گئی اور حکمرانی ان کا پیدائشی حق ٹھہرا۔ سیدہ توری ہو تو ایسی! میویت کو اور بروں روپے کا جھکٹا لگا۔ ان کے چند ہزار نے اسلام آباد میں آتش زنی، توڑ چھوڑ، تشدید کا بازار گرم رکھا۔

کے پی کے سے سرکاری وسائل سیاسی ہم جوئی میں اجاڑے گئے۔ سارش تو ملک کو عدم استحکام میں جھوکنے کی یہ ہے۔ آئی جی اسلام آباد نے وزارت داخلہ کو نہایت عکین صورت حال سے مطلع کیا ہے کہ اسلام آباد پولیس کے علم و اجازت کے بغیر خیر و ختوخا بگلات پاکستان اور آزاد کشیر سے مٹ پولیس اور ایف سی کے دستوں نے نئی گاہ میں عمران خان کی رہائش گاہ کے باہر کیپ لگائے ہیں۔ کیا یہ بیٹھتے تھے۔ بند پاز جھکہ کھلا پھر رہا تھا، جسے ملکی آزادی، سلامتی، استحکام، میویت کی زیوں حال سے کوئی غرض نہ تھی۔ مجاذ نے اس شریبے وہمکی کی مطلق کیا تھی؟ سرچشہ کیا تھا؟ اللہ ملک مرید کا متحمل نہیں ہو سکتا۔

حکومت وفت کو بھی سودی قرضہ ملے پر اتفاقی کنایت شعار ادا اقدامات کی ضرورت ہے۔ حکومتی الی تلے (جو ہر در میں جاری رہتے ہیں) شرخ چیاں، تریخیں و آرائش، دعویوں، سیر پاؤں، سیاہتوں، بھاری بھر کم پار یہاں اخراجات، مشاہرے۔ غیر پیداواری اخراجات

وہی زمانے کی گروپ پر غالب آتا ہے جو ہر قس سے کمرے میں جادوں پیدا

حاملینِ ورد ارشیون قرآن کے نام امام پیغام

محترم ڈاکٹر اسرار احمد کی تمام تصانیف

مکتبہ خدام القرآن کی دیگر کتابوں پر مشتمل



حاملینِ ورد ارشیون Tanzeem Digital Library

گوگل پلے سورا اور آئی فون ایپ سورا پر مستیاب ہے



رعایتی طامن ہے طالب علم کی کتابوں کے لیے

شعبہ تحقیق اسلامی

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

TanzeemDigitalLibrary.com



رفقاء متوجہ ہوں

”مسجد جامع القرآن کمپلیکس پہنچونٹ نزدیک اسلام آباد“ میں

17 جون 2022ء (بروز جمعۃ المبارک نماز عصر تا بروز اتوار نماز ظہر)

لشکری کریمی (مع و موقع نقباء کے لیے) کا انعقاد ہو رہا ہے

زیادہ سے زیادہ رفقاء متعلقہ پروگرام میں شریک ہوں۔ (مومم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لاائیں)

(لور 17 تا 19 جون 2022ء) (بروز جمعۃ المبارک نماز عصر تا بروز اتوار نماز ظہر)

امراء، نقباء و معاونین تربیتی و مشاورتی اجتماع

کا انعقاد ہو رہا ہے

نوٹ: درج ذیل موضوع پر باہمی مذاکرہ ہو گا۔ ذمہ داران سے گزارش ہے کہ ممتیاب مواد کا

مطابع کر کے تشریف لا لیں۔ ☆ اسلام کا انتقلابی منشور (سیاسی سلطھ پر)

زیادہ سے زیادہ امراء، نقباء و معاونین پروگرام میں شریک ہوں۔ (مومم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لاائیں)

برائے رابط: 051-2751014 / 051-4866055 / 0334-5309613

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت: 78-473375 (042) 3547

عرب، امارات کی مہربانیاں بھی کچھ کم مطالبے اپنے پیش
میں نہیں رکھتیں۔ حسب سابق فی الوقت تو حکومت اور
فتر خارج انکاری ہے اس دورے پر۔ اور فلسطین پالسی میں
تہذیب نہ آنے کی تیزی دہانی ہے۔ تاہم اسرائیلی صدر کی
چھپائے تصحیح خوشی اور خوشگوار جیرت کا اظہار کچھ اچھی
علامت نہیں ہے۔ جب 22 کروڑ کی دال روٹی کے
لائلے پر جائیں تو حکمران بہت کچھ پیچے پر رضاہمند کے
جائکے ہیں۔ کثیر پر ہماری کمزوری کا جو عالم ہے، فلسطین
پر ہم کیوں کرم کر پشت پناہی کر پائیں گے؟ خلیجی ممالک کی
ایمانی غیرت و ہجت اسرائیل کا بیک ہوں گھٹا چلا گیا۔
سب ہمارے سامنے ہے۔

قوم کو اس پر پوچک رہتا ہوگا۔ اسے محض پیٹی آئی
کی طرح تقریبیوں میں سیاسی بیک میانگ کے لیے
استعمال نہ کیا جائے بلکہ اسے عقیدے اور ایمان کی بنیاد پر
مفہوم موقف سے درست رکھنا لازم ہے۔ عرب دنیا کی
بے احتسابی اور زبانی می خرچ کے سلسلہ طرز عمل کے ساتھ
یہ صرف پیکر عزم وہست فلسطینی ہیں جو پوری امت کا فرق
تباہ ہے یا رودگار ہو کر بھی نجاح ہے ہیں۔ القدس جانا ان
کے لیے مشکل ترین بنا دیا گیا۔ یوکرین پر روسی محلے نے
فلسطینی صورت حال دھنڈ ل رکھی ہے۔ مغربی دنیا یوکرین
پر بے قرار ہے۔ اس پر ایک وڈیو کلپ میں انہیں یہ فسروہ
دیا جا رہا ہے کہ آپ شکھ کی قیادت سے کے لیے یہ فرض
کر لیں کہ یہ سب کچھ یوکرین نہیں، فلسطین، افریقہ یا کہیں
اور (برما، کشمیر، شام) ہو رہا ہے تو آپ بے غم ہو جائیں
گے اور آج کی دنیا مسلمانان عالم کے لیے اتنی ہی سفاک
ہے، اور ہم خود بھی کچھ کہ نہیں!

ادھر امریکا اپنا بیویا کاٹ رہا ہے۔ دنیا بھر میں اپنا
الٹھی بیچنے، جنگوں میں بڑے بڑے فتحے جھوہک دینے
والے کے اپنے ہاں آئے دن فائرنگ کے واقعات نے
جنینا دھر کر دیا ہے۔ قاتلانہ جنون کی آگ اب ان کے
اپنے افسوں کو جاگی ہے۔ فلسطینی، شامی، بینانی، افغانی پچھے
مارنے والوں کے ہاں اب بیکس اس اسکول فائرنگ میں
18 سالہ پیسوں نے 21 مارٹ اے اور 14 زخمی کیے۔
افزیت ناک الیہ کہ یہ شکاروں و سری تا چوتھی جماعت کے
کم من پیچے تھے۔ امریکی پر چم سرگوں رہا۔ اگرچہ امریکی
مرکار کو بڑوں ہونے کی ضرورت تھی!



Riba: An Instrument for the Relegation of Wealth

Abu 'Isa

T The decision on the prohibition of interest by the FSC is a laudable course of action and a step in the right direction.

In the culmination of decades-long struggle to declare interest Haram, the FSC (Federal Shariat Court) initiated the process by passing a monumental decision declaring all forms of interest-based transactions as being absolutely Haram, and stating a deadline of five years for its eradication and transition to an economic system in Pakistan based on the Islamic principles, on April 28, 2022.

There is, in reality, a dire need to grasp the true origins, direction and purpose of the modern economic system based on Riba. The origins of the current monetary system are entrenched in a specific class's lust for power and control, spiced with a predominant concept of Manifest Destiny, hailing from Western Europe in the early 17th century. The Bank of England pioneered the practice of coining its own credit into money, while other banks were merely banks of deposit. The European-Jewish House of Rothschild took control of the Bank in the 19th century, after which its reach became global. Before this acquisition, they had already figured out the fact, in Frankfurt, that unprecedented wealth could be amassed by lending governments on interest (after artificially creating demand), rather than local landowners and businessmen. Consequently, a gradual looting of the United States and Europe commenced thereafter. Water down the concept of interest-based transactions to local economics and you are left with an upside-down funnel which vacuums the wealth of the masses into the hands of a few predatory elite. As if this was not corruptive enough, these elites are further used as surrogates and agents for an imperial agenda century in the making. Insert the IMF (International Monetary Fund) and Bretton Woods into the equation, spawns of the same scheme of dominance, and the Muslim Ummah (nation) is

faced with new and strange economic terminologies. Local currencies used in a country, and "hard" currencies used in transactions between countries – none of them backed by anything. A handpicked few, by default, get regal status, while all other must prostrate to them. On top of this, the leading bankers drive the direction of interest rates, at their convenience, securing themselves, and their benefactors, from revolutions, and playing prominent roles in wars, revolutions, espionage, and business panics. Interest in Islam is absolutely Haram, and there is no way around it. Even so, it must be recognized that the current economic predicament cannot be described simply by the word "interest", it is something far more sinister. It must be further understood that the word "interest" has been used so far with conscious intent. Interest does not equal Riba; it is a lazy translation. Riba is each and every kind of economic oppression, which can be understood from the Hadith where the Prophet (SAAW) is reported to have said:

"Riba has seventy parts, the least important being that a man should marry his mother." (*Mishkat Al-Masabih, Hadith 2826*)

Transactions involving interest or usury are only a part of Riba, it is actually inclusive of a lot more. As for the severity and weight of the sin of Riba, the Prophet (SAAW) said:

"A dirham which a man knowingly receives in Riba is more serious than thirty-six acts of fornication." (*Mishkat Al-Masabih, Hadith 2825*)

The Qur'an is categorical in its tone when it addresses Riba. There are two similitudes which are presented in striking contrast. Firstly, in Surah Al-Baqarah, Allah(SWT) makes mention of the disbelievers' saying, especially addressing the Jewish population, that Riba is just another form of business. He(SWT) then replies to it by simply declaring that He(SWT) made business Halal, while Riba is Haram, drawing a comparison between the two. Business is when the person investing his capital embraces risk, such that he can either

ضرورت رشتہ

make a profit or suffer a loss, leaving the door open for Divine Command to interfere and circulate wealth among the people. Meanwhile, in the case of Riba, the person immunizes himself from all sorts of risk, either through the nature of the transaction or through brute force. The second example can be found in Surah Ar-Rum, where Allah (SWT) strikes a distinct juxtaposition between Riba and charity, and states that Riba shall never increase with Him(SWT), even though it may seem to multiply in this world. It is vital to understand the attributes which differentiate Riba and charity. In the case of Riba, the person adopts a mannerism of unfeeling, malevolent selfishness towards his brother, such that he takes, yet gives nothing in return. Meanwhile, in charity, the person pivots towards goodwill and benevolence in order to give without the desire for return, not even thankfulness.

The decision by the FSC should be supported and nurtured, but what is of greater importance is to understand the fact that this ruling must not be considered a sufficient eradication of Riba from society. There is need to recognize other forms of Riba, including covert Riba in the form of Islamic Banks, engineered specifically for the discerning Muslim, and the lack of a free and fair market because of the use of fiat currency and the abandonment of Sunnah currency.

In order to practically implement the prohibition of Riba, the Sunnah strategy must be applied which ultimately produced a modus vivendi birthing fair economic opportunities, and will produce such results once more if the application is faithful to the archetype. The Prophetic way involved gradual impositions of laws of nullifications and climaxed with the total abolition of Riba. God willing, efforts of similar manner shall bear fruit, and free the nation from the grip of a curse which drags to Hell, and a war that cannot be fought.

*The words expressly are "a pound of flesh."
Take then your bond, take you your pound of
flesh...*

William Shakespeare, *The Merchant of Venice*, Act 4, Scene 1

☆ لاہور میں رہائش پذیر بہت کشمیری فیلی کو اپنی بیٹی، عمر 33 سال، تعلیم ایم فل انگلش، صوم و صلوٰۃ کی پابند کے لیے دینی مراجع کے حامل تعلیم یافتہ، برسروز گارلر کے کا لاہور سے رشتہ درکار ہے۔ برائے رابط: 0307-4000353

☆ لاہور میں رہائش پذیر مغل فیلی کو اپنے بیٹے، عمر 27 سال، تعلیم بی ایس سی الائچریکل انجیئر، قد 5'9.5'، گورنمنٹ جاب کے لیے لاہور سے دینی مراجع کی حامل ہم پلہ لوکی کارشنہ درکار ہے۔ ذات پات کی قیدیں۔

برائے رابط: 0300-4895766

☆ لاہور میں رہائش پذیر مغل فیلی کو اپنے بیٹے، عمر 40 سال، تعلیم میزک قد 5'9'، اپنا کاروبار کے لیے دینی مراجع کی حامل بڑی کارشنہ درکار ہے۔ ذات پات یا شہر کی کوئی قیدیں۔ برائے رابط: 0322-0845639

☆ لاہور میں رہائش پذیر فیلی کو اپنی بیٹی، عمر 26 سال، تعلیم ایم فل (اردو ادب) قد 5'3'، صوم و صلوٰۃ اور پردے کی پابند کے لیے دینی مراجع کے حامل ہم پلہ رشتہ درکار ہے۔ برائے رابط: 0300-4831729

☆ لاہور میں رہائش پذیر سینئر رفیق تنظیم اسلامی، راجپوت فیلی، کو اپنی بیٹی، تعلیم ایم فل (پولیٹکل سائنس، کمیر ڈکانج) قد 5'5'، عمر 25 سال، بیچھار، شرعی پرداہ کی پابند کے لیے دینی مراجع کا حامل، اعلیٰ تعلیم یافتہ، ہم پلہ رشتہ درکار ہے۔ دنیا کی راہ درس و رواج سے آزاد، قرآن و سنت کی رہنمائی میں فرضہ نکاح و نصیت۔ بنکریز اور وکلاء سے محفوظ۔ برائے رابط: 0334-9751067

☆ لاہور میں رہائش پذیر نیک شخص کو عقد ثانی (پہلی بیوی فوت)، عمر 56 سال، ذاتی گھر گورنمنٹ جاب کو عقد ثانی کے لیے نیک سیرت و خوبصورت کوواری، بیوہ، مطلق خاتون کارشنہ درکار ہے۔ برائے رابط: 0300-8100923

عیال الصحی اور فلسفہ قربانی

(در)
حج اور عید الصحی اور اُن کی اصل روح
قرآن حکیم کے آئینے میں

بانی تنظیم اسلامی داکٹر سید الامحمد رحیم اللہ

کی ایک تقریر اور ایک تحریر پر مشتمل مختصر مگر جامع کتابچہ

☆ 56 صفحات ☆ قیمت (اشاعت خاص) 50 روپے

مکتبہ خدام القرآن لاہور 36۔ کمال نادیون لاہور
35869501-03 فون www.maktaba.com.pk Whatsapp No. 0301-1115348

پاکستان میں سود کے خلاف ہونے والی کوششوں کی مختصر تاریخ

- ☆ 1948ء میں اشیت بینک کی عمارت کے افتتاح کے موقع پر قائد اعظم نے فرمایا: "ہمیں مساوات اور معاشرتی انصاف کے حقیقی اسلامی تصور پر بنی ایک معاشری نظام دنیا کے سامنے پیش کرنا ہوگا"۔
- ☆ 1956ء اور 1962ء کے آئین میں ربا کے خاتمے کی شق شامل کی گئی۔
- ☆ 1969ء اسلامی مشاورتی کونسل نے ملک میں راجح نظام بنکاری کے تحت جاری کیے جانے والے قرضوں اور کوششوں کو سودی قرار دیا۔
- ☆ 1973ء دستور پاکستان کی دفعہ 38F میں طے کیا گیا کہ سود کو جلد از جلد ختم کرناریاست کی مہم ذمہ داری ہے۔
- ☆ 1977ء اسلامی نظریاتی کونسل کو غیر سودی معیشت کے قیام کے لیے سفارشات مرتب کرنے کا کام تنوفیش کیا گیا۔ 1980ء میں کونسل نے اپنی حکمی روپرٹ شائع کی۔
- ☆ 1991ء وفاقی شرعی عدالت نے bank interest کو ربا یعنی سود قرار دیا۔
- ☆ 1992ء میں حکومت نے پریم کورٹ میں وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے خلاف اپیل دائر کی جس کی 1999ء تک ساعت نہ ہوئی۔
- ☆ 1997ء میں ڈاکٹر اسرار احمد جنکٹ کی کوششوں سے مسلم لیگ حکومت نے ایک اور کمیشن قائم کیا اور اس نے بھی اپنی روپرٹ چیش کر دی۔
- ☆ 1999ء پریم کورٹ نے وفاقی شرعی عدالت کے 1991ء کے فیصلے کو درست قرار دیا اور سودی قوانین کے خاتمے کے لیے جون 2001ء کی تاریخ مقرر کر دی۔
- ☆ جون 2002ء میں پریم کورٹ کے نئے شریعت اپیلٹ نیچے نے سابقہ دونوں فیصلوں کو کاحد قرار دے دیا اور معاملہ از سرنو جائزے کے لیے واپس فیڈرل شریعت کورٹ کو بیانات کر دیا۔
- ☆ 2013ء میں گپارہ برس بعد وفاقی شرعی عدالت میں ریمانڈ شدہ کیس ساعت کے پیغام (fix) کیا گیا مگر متعدد سماحتوں کے باوجود کورٹ نے فیصلہ نہیں دیا۔ تیجے بننے رہے اور ٹوٹنے رہے۔ ہر بار ساعت گویا از سرنو شروع کی جاتی رہی۔
- ☆ 2015ء میں آئین کی دفعہ (3) 184 کے تحت سماپتہ امیر تظام اسلامی حافظ عاکف سعید صاحب کی طرف سے پریم کورٹ میں سودے کے خاتمے کے لیے ایک پیشہ جع کروائی گئی۔ اس پیشہ کو خارج کر دیا گیا کہ سود کا معاملہ وفاقی شرعی عدالت میں زیر ساعت ہے۔
- ☆ 2019ء میں کورٹ کے دائرہ کاربر بحث کے ووران اس وقت کے اثاری جزل نے یہ موقف اختیار کیا کہ اس کیس کے حوالے سے ودقیٰ حکومت وفاقی شرعی عدالت کی jurisdiction کو چیلنج نہیں کرتی۔
- ☆ فروری 2020ء میں اثاری جزل نے یہ موقف اختیار کیا کہ وفاقی حکومت وفاقی شرعی عدالت کی jurisdiction کو تعلیم نہیں کرتی۔
- ☆ 29 اپریل 2022ء کو وفاقی شرعی عدالت نے نہ صرف بناک انترست کو با قرار دے دیا بلکہ مختلف اہداف کو سامنے رکھتے ہوئے تین نام فرمی بھی دیے چکے ہیں۔ جو کہ درج ذیل ہیں۔
- (i) دس قوانین ایسے ہیں جن کے پارے میں عدالت نے فیصلہ دیا ہے کہ وہ کم جون 2022ء کو ختم ہو جائیں گے۔
 - (ii) سود کو تنظیم وی ولے قریباً 26 قوانین کی جگہ جمع قوانین ہاندنے کے لیے 31 ستمبر 2022ء تک کی ڈیلائان دی ہے۔
 - (iii) 31 ستمبر 2027ء تک پورے سودی نظام کو کل طور پر غیر سودی نظام (اسلام کا عادالہ نظام معیشت) میں تبدیل کرنا ہے۔
- ☆ علاوہ ازیز وفاقی شرعی عدالت نے آئین کی شق 3-29 کے مطابق نئے قوانین کو موثر بنانے کے لیے حکومت کو یہ بھی ہدایت کی ہے کہ ہر سال باقاعدہ پر اگر میں روپرٹ قوی اسکلپی اور سینٹ میں پیش کی جائے تو اسکے پیش رفت سامنے آتی رہے۔
- ☆ اس طرح تقریباً 30 سال قبل 1991 سے سود کے خلاف جو کوششیں شروع ہوئی تھی احمد اللہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بار آور کر دیا۔ البتہ ہماری جدوجہد ابھی ختم نہیں ہوئی۔ شرکی طبیرداروں میں یہیں اس فیصلے کے نتیجے میں رکاوٹیں کمزی کریں گی۔ اب ہمارا کام یہ ہے کہ ہم ان کی کوششوں کو کامیاب نہ ہونے دیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔
- انسداد سود کی کوششوں کی مزید تفصیل کے لیے www.giveupriba.com ملاحظہ کیجیے

امیر تنظیم:
ڈاکٹر اسرار احمد شیخ
شجاع الدین شیخ

تنظیمِ اسلامی
www.tanzeem.org

بانی تنظیم:
ڈاکٹر اسرار احمد شیخ

Weekly

Nida-e-Khilafat

Lahore

MULTICAL-1000

Calcium Lactate Gluconate



*Energize the Summer
with Calcium advantage
Takes away Malaise,
Fatigue & Heat Exhaustion*



MULTICAL -1000

micronutrients (Vitamins + Minerals) Add Value to the Patients
Complaining Fatigue, tiredness and Low energy Level



NABIQASIM INDUSTRIES (PVT) LTD
5th Floor, Commerce Centre, Hasrat Mohani Road, Karachi-Pakistan
Email: info@nabiqasim.com website: www.nabiqasim.com UAN 111-742-762

**YOUR
Health
our Devotion**